عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

INTERNATIONAL URDU WEEKLY KHATM-E-NUBUWWAT KARACHI PAKISTAN

ہفت روزہ ختم نبوۃ

جلد نمبر ۱۹ | ۶ تا ۱۲ رمضان ۱۴۲۱ھ مطابق ۳ تا ۹ دسمبر ۲۰۰۰ء | شمارہ نمبر ۲۸

Email:webmaster@khatme-nubuwwat.org

قادیانیوں کا تخت ہزارہ میں فساد

مجرم کون ہے؟
فیصلہ آپ کریں

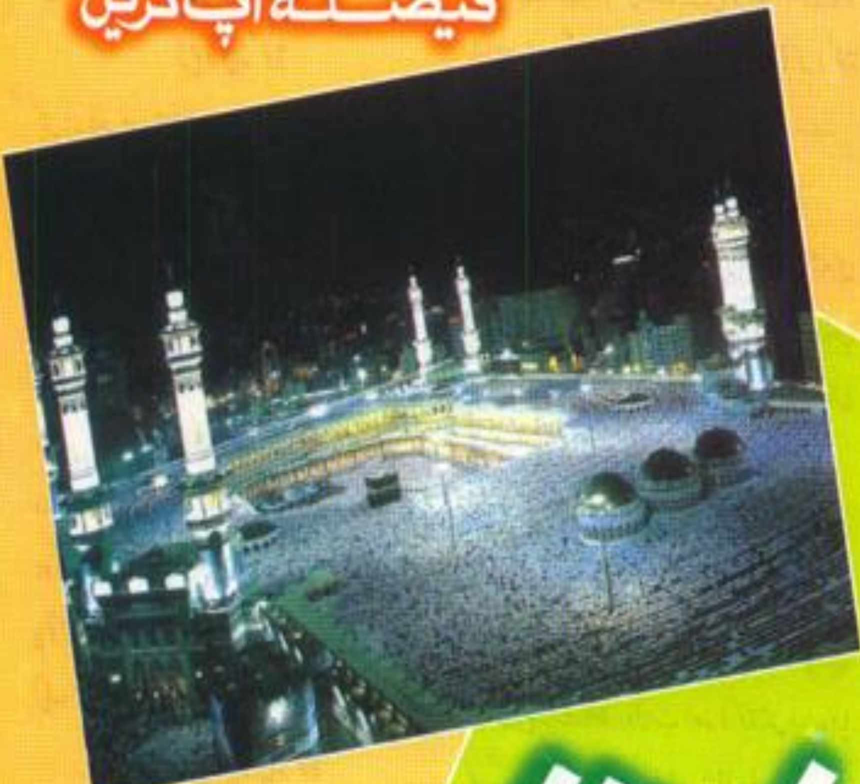

قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

روزہ کی برکات

واپسی

حقیقت فراموشی سے
حقیقت پسندی تک

قیمت: ۵ روپے

مجنون پر زکوٰۃ نہیں ہے

س:۔ مجنون شخص پر نماز فرض نہیں اگر کوئی مجنوں بہت سی دولت کا مالک ہو تو کیا اس کے مال سے زکوٰۃ کی رقم کاٹنا جائز ہے؟

ج:۔ مجنون کے مال پر زکوٰۃ نہیں۔

زیور کی زکوٰۃ

س:۔ جبکہ مرد حضرات پیسہ کماتے ہیں تو بیوی کے زیورات کی زکوٰۃ شوہر کو دینی چاہیے یا بیوی کو اپنے جیب خرچ سے جوڑ کر۔ اگر شوہر زکوٰۃ ادا نہ کریں اگرچہ بیوی چاہتی ہو اور بیوی کے پاس روپیہ بھی نہ ہو کہ زکوٰۃ دے سکے تو گناہ کس کو ملے گا؟

ج:۔ زیور اگر بیوی کی ملکیت ہے تو زکوٰۃ اسی کے ذمہ واجب ہے اور زکوٰۃ نہ دینے پر وہی گناہ گار ہوگی۔ شوہر کے ذمہ اس کا ادا کرنا لازم نہیں، بیوی یا تو اپنا جیب خرچ بچا کر زکوٰۃ ادا کرے یا زیورات کا ایک حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے۔

عورت پر زیور کی زکوٰۃ

س:۔ آپ نے اپنے کالم میں ایک صاحب کو ان کی بیوی کے زیورات پر زکوٰۃ کی ادائیگی ان کی بیوی کی ذمہ داری بتائی ہے۔ عرض یہ ہے کہ عورت تو شوہر پہ انحصار کرتی ہے اس کی تمام تر ذمہ داری شوہر پر ہوتی ہے عورت کی کفالت تو مرد کرتا ہے تو کیا ان زیورات پر جو عورت کو جہیز میں یا تحفے میں ملے ہیں ان پر زکوٰۃ کی ذمہ داری شوہر پر نہیں ہے؟ اگر نہیں ہے تو پھر عورت کو کیا کرنا چاہیے کہ زکوٰۃ کی رقم نکال سکے تو کیا شوہر پر بغیر بیوی کی طرف سے کسی قربانی کے زکوٰۃ و قربانی واجب رہے گی اور اللہ میاں شوہر ہی کا گریبان پکڑیں گے اور کیا بیوی صاحبہ یہ کہہ کر بری الذمہ ہو جائیں گی کہ شوہر ہی ان کے آقا ہیں اور انہی سے سوال و جواب کئے جائیں؟

ج:۔ چونکہ زیور بیوی کی ملکیت ہیں اس لیے قربانی و زکوٰۃ کا مطالبہ بھی اسی سے ہوگا۔ اور اگر وہ ادا نہیں کرتی تو گناہ گار بھی وہی ہوگی۔ شوہر سے اس کا مطالبہ نہیں ہوگا۔

شوہر اور بیوی کی زکوٰۃ کا حساب الگ الگ ہے

س:۔ شادی پر لڑکیوں کو جو زیورات ملتے ہیں وہ ان کی ملکیت ہوتے ہیں، لیکن وہ زکوٰۃ اپنے شوہروں کی کمائی ہوئی رقم سے ادا کرتی ہیں تو کیا اس صورت میں اگر شوہروں کے پاس بھی کچھ رقم ہو لیکن نصاب سے وہ کم ہو تو کیا اس رقم کی بیویوں کے زیورات کی مالیت میں شامل کر کے زکوٰۃ دی جا سکتی ہے یا دونوں کا حساب الگ الگ ہوگا؟

ج:۔ دونوں کا الگ الگ حساب ہوگا۔

شوہر بیوی کے زیور کی زکوٰۃ ادا کر سکتا ہے

س:۔ میں نے شادی کے وقت اپنی بیوی کو حق المہر میں ۱۳ تولہ سونا دیا تھا کیا یہ جائز ہے؟ اور ۳ تولہ سونا وہ اپنے میکے سے لائی تھیں چنانچہ کل سونا ۱۶ تولے پڑا اب میری بیوی اگر زکوٰۃ ۱۶ تولے پر نہیں دے سکتی تو کیا اس کی یہ زکوٰۃ میں اپنے خرچ سے دے سکتا ہوں اور پھر یاد رہے کہ یہ حق المہر بھی میں نے ہی ادا کیا تھا۔

ج:۔ چونکہ سونا آپ کی بیوی کی ملکیت ہے اس لیے اس کی زکوٰۃ تو اسی کے ذمہ ہے۔ لیکن اگر آپ اس کے کہنے پر اس کی طرف سے زکوٰۃ ادا کر دیں تو ادا ہو جائے گی۔

عورت زکوٰۃ ادا کر سکے؟

ج:۔ زکوٰۃ جن زیورات پر فرض ہو وہ اگر عورت کی ملکیت ہے تو ظاہر ہے کہ زکوٰۃ مالک ہی پر فرض ہوگی۔ اور زکوٰۃ ادا کرنے کی ذمہ داری بھی مالک ہی پر ہوگی۔ شوہر اگر اس کے کہنے پر زکوٰۃ ادا کرے تو ادا ہو جائے گی، ورنہ عورت پر لازم ہوگا کہ زکوٰۃ میں ان زیورات کا حصہ بقدر زکوٰۃ نکال دیا کرے۔

بیوی کی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہیں

س:۔ ایک قلیل آمدنی والے شخص کی بیوی شادی کے موقع پر دس تولے سونا زیورات کی شکل میں لاتی ہے۔ کیا شوہر کے لیے ضروری ہے کہ ہر حال میں اس پر زکوٰۃ ادا کرے؟

ج:۔ چونکہ یہ زیورات بیگم صاحبہ کی ملکیت میں ہیں اس لیے اس زیور کی زکوٰۃ بیگم صاحبہ کے ذمہ ہے غریب شوہر کے ذمہ نہیں۔ عورت کو چاہیے کہ ان زیورات کا بقدر واجب حصہ زکوٰۃ میں دے دیا کرے۔ اپنی زکوٰۃ شوہر کے ذمہ نہ ڈالے۔

بیوی کے زیور کی زکوٰۃ کا مطالبہ کس سے ہوگا

س:۔ اگر شوہر کی ذاتی ملکیت میں کوئی زیور ایسا نہ ہو کہ اس پر زکوٰۃ واجب ہوتی ہو لیکن جب اس کی بیوی شادی ہو کر اس کے گھر آئے تو اتنا زیور لے آئے کہ اس پر زکوٰۃ واجب الادا ہو اور بیوی شوہر کے یہ حالات جانتے ہوئے بھی کہ وہ مقروض بھی ہے اور اس کی اتنی تنخواہ بہر حال نہیں ہے کہ وہ

http://www.khatme-nubuwwat.org.pk

ہفت روزہ ختم نبوۃ

۶ تا ۱۲ رمضان المبارک ۱۴۲۱ھ مطابق ۳ تا ۹ دسمبر ۲۰۰۰ء

جلد: ۱۹ — شمارہ: ۲۸

مدیر اعلیٰ: مولانا عزیز الرحمن جالندھری

نائب مدیر اعلیٰ: مولانا مفتی محمد جمیل خان

مدیر: مولانا اللہ وسایا

سرپرست اعلیٰ: حضرت مولانا خواجہ خان محمد مدظلہ

سرپرست: حضرت سید نفیس الحسینی مدظلہ

☆ بیادگار ☆

☆ امیر شریعت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ
☆ خطیب پاکستان قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ
☆ مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ
☆ مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ
☆ محدث العصر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ
☆ فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ
☆ شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ
☆ امام اہلسنت حضرت مولانا مفتی احمد الرحمنؒ
☆ حضرت مولانا محمد شریف جالندھریؒ
☆ مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

مجلس ادارت:

مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندر، مولانا عبدالرحیم اشعر
مفتی نظام الدین شامزی، مولانا نذیر احمد تونسوی
مولانا سعید احمد جلالپوری، علامہ احمد میاں حمادی
مولانا منظور احمد الحسینی، صاحبزادہ طارق محمود
مولانا محمد اسمٰعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اشرف کھوکھر

☆..........☆..........☆

سرکولیشن منیجر: محمد انور، ناظم مالیات: جمال عبدالناصر
قانونی مشیران: حشمت حبیب ایڈووکیٹ، منظور احمد ایڈووکیٹ
ٹائٹل و تزئین: محمد ارشد خرم، کمپیوٹر کمپوزنگ: محمد فیصل عرفان

اس شمارے میں

	(اداریہ)	۴
قادیانیت کا پوسٹ مارٹم	(حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ)	۶
روزہ کی برکات	(مولانا محمد اشرف کھوکھر)	۱۴
قادیانیوں کا تخت ہزارہ میں فساد	(مولانا محمد اکرم طوفانی)	۱۷
اگر قادیانی نہ ہوتے...... تو......؟	(جناب محمد طاہر رزاق)	۱۹
واپسی...... حقیقت فراموشی سے حقیقت پسندی تک	(شمس البارودی)	۲۱
اخبار ختم نبوت۔ امیر مرکزیہ دامت برکاتہم کی ڈی آئی خان تشریف آوری (۲) نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ مدظلہ کا تبلیغی دورہ کراچی		۲۴

زر تعاون بیرون ممالک
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا ۹۰ ڈالر
یورپ، افریقہ ۷۰ ڈالر
سعودی عرب، متحدہ عرب امارات
بھارت، مشرق وسطیٰ، ایشیائی ممالک ۶۰ ڈالر

زر تعاون اندرون ملک
فی شمارہ ۵ روپے سالانہ: ۲۵۰ روپے
ششماہی: ۱۳۰ روپے

چیک و ڈرافٹ بنام ہفت روزہ ختم نبوت
نیشنل بینک پرانی نمائش اکاؤنٹ ۱۹۹۹
کراچی پاکستان ارسال کریں

رابطہ دفتر
جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)
پرانی نمائش ایم اے جناح روڈ کراچی فون ۷۸۰۳۳۷ فیکس ۷۸۰۳۴۰
Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)
Old Numaish M. A. Jinnah Road, Ph: 7780337 Fax: 7780340

مرکزی دفتر
حضوری باغ روڈ، ملتان
فون: ۵۱۴۱۲۲-۵۸۳۴۸۶ فیکس ۵۴۲۲۷۷
Hazouri Bagh Road, Multan.
Ph: 583486-514122 Fax: 542277

لندن آفس
35 Stockwell Green,
London. SW9 9HZ U.K.
Ph: 0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمن جالندھری — طابع: سید شاہ حسن — مطبع: القادر پرنٹنگ پریس — مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

اداریہ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ماہ مقدس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سے بھرپور تعاون کی ضرورت

ماہ مبارک نیکیوں کے موسم اور رحمتوں، برکتوں کے نزول مغفرت اور بخششوں کی سخاوت اور لیلۃ الجائزہ کی اجرتوں کی ادائیگی کے ساتھ سایہ فگن ہو رہا ہے۔ دنیا کے ایک ایک گوشہ میں پھیلے ہوئے مسلمان اپنی اپنی وسعت وطاقت کے مطابق اپنے اپنے اعمال نامہ میں نیکیوں کا اضافہ کریں گے۔ کتنے خوش نصیب مسلمان اس ماہ مقدس میں جہنم سے خلاصی اور جنت کے استحقاق کی بشارت سنیں گے اور بہت ہی محروم القسمت ہوں گے وہ لوگ جو اس بابرکت ماہ میں بھی محروم رہیں گے۔ مساجد کی راتیں آباد ہوں گی۔ دن میں مسلمان اپنے منہ پر قفل ڈال لیں گے، کھانے پینے اور نفسانی خواہشات کو ترک کر کے اللہ تعالیٰ کی رضامندی تلاش کریں گے۔ نیک اعمال کے اجر وثواب میں کئی گنا اضافہ ہو جائے گا، غرض ایمان واحتساب کے ساتھ روزہ رکھنے والے اور تراویح پڑھنے والوں کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ شیطان قید کر دیئے جائیں گے، اس بناء پر مسلمانوں میں خود بخود نیکی کی طرف رغبت ہونے لگے گی۔ ایسے موسم اور نیکیوں کی برسات میں ہر مسلمان کی کوشش ہوتی ہے کہ ایسی نیکی کی جائے جس کا اجر وثواب زیادہ ہو۔ اس بناء پر زیادہ تر لوگ اپنی زکوٰۃ وصدقات انہی دنوں میں خرچ کرتے ہیں۔ بہت سارے لوگ کپڑے انہی دنوں میں بنواتے ہیں۔ مساجد انہی دنوں میں تعمیر کرتے ہیں۔ غرض کوشش یہی ہوتی ہے کہ جتنے زیادہ نیک کام ہوں اس ماہ میں کر دیئے جائیں اس لئے اسی حوالے سے ہر سال ہمارے اکابر علماء کرام ایک اپیل کی شکل میں بہت زیادہ اہمیت کی حامل نیکی کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

نبی آخر الزمان صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کا تحفظ اتنی بڑی نیکی ہے کہ خلیفہ اول سیدنا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کیلئے تمام اکابر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس کام کیلئے جیش لشکر میں بھیجا۔ مسیلمہ کذاب سے جو معرکہ ہوا اس میں بدری صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، مفسرین، محدثین، حفاظ اور قراء شریک تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں تمام غزوات میں اتنے صحابہ کرامؓ شہید نہیں ہوئے جتنے صرف اس ایک جنگ میں ہوئے۔ سات سو سے زائد حفاظ اور قراء شریک ہوئے۔

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے اس عمل کی وجہ سے جب بھی کسی نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اس عقیدہ پر زد لگانے کی کوشش کی امت کے علماء کرام اور مشائخ عظام نے جانوں کی بازی لگا دی۔ امام اعظم ابو حنیفہ رحمۃ اللہ علیہ نے اس کی اہمیت کے پیش نظر یہاں تک فرمایا کہ ”جھوٹے مدعی نبوت سے دلیل طلب کرنا بھی کفر ہے“۔ جب ۱۸۸۰ء میں مجدد اور ملہم ہونے کا مرزا غلام احمد قادیانی نے دعویٰ کیا تو علماء کرام نے خطرات کو محسوس کر کے اس کے خلاف فتویٰ جاری کر دیا۔

۱۸۹۱ء میں مسیح موعود اور ۱۹۰۱ء میں جھوٹے مدعی نبوت کا دعویٰ کر دیا بلکہ یہاں تک کہ اپنے آپ کو نعوذ باللہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے افضل قرار دینا شروع کر دیا ایسی صورتحال میں علماء کرام کے پاس حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی سنت ادا کرنے کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا، انہوں نے قادیانیوں کے خلاف اعلان جہاد کیا۔ اس وقت انگریز کا جابرانہ دور حکومت تھا۔ مرزا غلام احمد قادیانی کو ان کی سرپرستی حاصل تھی۔ علماء کرام پر زندگی اجیرن کر دی گئی مگر علماء کرام مصروف عمل رہے یہاں تک کہ حضرت انور شاہ کشمیری رحمۃ اللہ علیہ نے علماء کرام کو جمع کر کے فرمایا کہ ”جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ ختم نبوت کے لئے کام کرے گا اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہوگی“۔

ختم نبوت

آپ نے امیر شریعت سید عطأ اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے ہاتھ پر خود بھی بیعت کی اور ۵۰۰ علمأ کرام کو بیعت کرائی اس وقت سے لیکر آج تک قادیانیت کے خلاف جہاد جاری ہے، امیر شریعت سید عطأ اللہ شاہ بخاری نے اپنی پوری زندگی وقف کر دی۔ گلی گلی قریہ قریہ مرزا غلام احمد قادیانی کی جھوٹی نبوت کا پردہ چاک کیا قادیان جاکر مرزا غلام احمد قادیانی کے پیروکاروں کو للکارا۔ مقدمات اور سزائیں سہیں، آپ کے ہمراہ حضرت مولانا محمد علی جالندھری، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، شیخ حسام الدین، ماسٹر تاج الدین انصاری، صاحبزادہ فیض الحسن، مولانا ظفر علی خان، مولانا محمد حیات، شورش کاشمیری، مولانا لال حسین اختر، مولانا غلام غوث ہزاروی رحمہم اللہ وغیرہ ہر مرحلہ میں شریک رہے۔

قیام پاکستان کے بعد ظفر اللہ قادیانی کی وجہ سے معاملہ مزید خراب ہو گیا۔ امیر شریعت سید عطأ اللہ شاہ بخاریؒ نے تحریک ختم نبوت ۵۳ کا اعلان کردیا۔ دس ہزار نوجوانوں نے جام شہادت نوش کیا۔ ایک لاکھ علمأ کرام مشائخ عظام نے قربانیاں دیں۔ قادیانیوں کا پاکستان کو قادیانی اسٹیٹ بنانے کا منصوبہ ناکام ہوا۔ معاملہ اسی طرح چلتا رہا۔ امیر شریعت رحمۃ اللہ علیہ رخصت ہوئے، قاضی احسان احمد شجاع آبادی، مولانا محمد علی جالندھری، مولانا لال حسین اختر رحمہم اللہ بھی اس دنیا سے تشریف لے گئے۔

پھر مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ امیر مقرر ہوئے، تحریک ختم نبوت ۷۴ چلی۔ قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوایا گیا، حضرت بنوریؒ رحلت فرما گئے، حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم امیر بنے اور مفتی احمد الرحمٰنؒ نائب امیر۔ ۸۴ میں تحریک چلی امتناع قادیانیت آرڈی نینس جاری ہوا۔ مرزا طاہر بھاگ کر لندن بیٹھ گیا۔ مفتی احمد الرحمٰن، حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ، عبدالرحمٰن یعقوب باوا، حضرت مولانا منظور احمد الحسینی لندن پہنچے۔ مفتی محمد اسلم، مولانا عبید الرحمٰن، مولانا محمد یوسف متالا، مولانا بلال پٹیل، مولانا عبدالرشید، علمأ برطانیہ کے تعاون سے قادیانیت کو تعاقب شروع ہوا۔ مفتی احمد الرحمٰن رحمۃ اللہ علیہ انتقال فرما گئے تو مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ نائب امیر بنے۔ انگلینڈ، یورپ اور افریقہ میں قادیانیت کا تعاقب شروع کیا یہاں تک کہ ناموس رسالت ﷺ کے تحفظ کیلئے حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ نے اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیا اور ان کے خون کی برکت سے عبوری آئین میں قادیانیت سے متعلق ترامیم کا تحفظ ہوا۔

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ "جو عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کیلئے کام کرے گا اس کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ذاتی محافظ کی حیثیت حاصل ہوگی"۔ آج صورتحال یہ ہے کہ قادیانی این جی اوز کے ذریعہ سندھ اور پنجاب کے غریب اور پسماندہ علاقوں میں قادیانیت کی تبلیغ کر رہے ہیں۔ کنری، تھرپارکر بدین میں زمین خرید کر زبردستی ہاریوں کو قادیانی بنا رہے ہیں۔ سرگودھا، سیالکوٹ، قصور اور دیگر مقامات پر غریب مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر رہے ہیں۔ سیالکوٹ میں قادیانی دہشت گردی کرتے ہوئے گرفتار ہوئے۔

سرگودھا میں عالم دین کو پکڑ کر مار مار کر زخمی کر دیا کہ عقیدۂ ختم نبوت کیوں بیان کرتے ہو۔ قادیانی یورپ، انگلینڈ اور امریکہ میں مسلمانوں کے خلاف شکایات کر کے اسلام کا راستہ روکتے ہیں۔ لوگوں کو قادیانی بنا کر انہیں سیاسی پناہ دلواتے ہیں۔ افریقی ممالک میں عیسائیوں کے ساتھ ملکر مسلمانوں کا ایمان خراب کر رہے ہیں۔ ڈش انٹینا، انٹرنیٹ کے ذریعہ قادیانیت کی تبلیغ ہو رہی ہے۔

ایسی صورتحال میں ہمارا کیا فرض ہے۔ ؟ کیا ہم چاہتے ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت نصیب ہو۔ امیر شریعت سید عطأ اللہ شاہ بخاریؒ، قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ، مولانا محمد علی جالندھریؒ، مولانا محمد شریف جالندھریؒ، مولانا لال حسین اخترؒ، مولانا محمد حیاتؒ، مولانا سید محمد یوسف بنوریؒ، مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ، شہید ختم نبوت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کے ساتھ ہم قیامت میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوں تو آیئے ختم نبوت کے سپاہی بن جایئے، رضاکاروں میں شامل ہو جایئے اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے ساتھ بھرپور تعاون کیجئے۔ یہ رمضان المبارک کا تقاضہ ہے انشأ اللہ اس ماہ کی برکتیں زیادہ سے زیادہ حاصل ہوں گی۔

باقی ص ۲۷ پر

ختم نبوۃ

حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

قادیانیت کا پوسٹ مارٹم

الحمد للہ وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد!

میرا آج کا موضوع تو آج یہ تھا کہ قادیانیوں کے سلسلے میں چند سوالوں کا جواب دوں، میں سیاسی آدمی نہیں ہوں۔ اس لئے مجھے سیاسی باتیں آتی نہیں ہیں لیکن میرے ایک دوست نے جن باتوں کی طرف اشارات کئے ہیں ان میں سے صرف دو کی مختصر تفصیل پہلے کر دینا چاہتا ہوں، اس کے بعد میں اپنا مضمون پیش کروں گا۔

ایک یہ کہ قادیانیوں کا سربراہ مرزا محمود احمد تقسیم سے پہلے نہ کانگریس کا ساتھی تھا نہ مسلم لیگ کا کسی نے اس سے پوچھا کہ ہو کیا چاہتے تو اس نے کہا:

"ایک صاحب نے عرض کیا کہ بعض لوگ سوال کرتے ہیں کہ انگریزوں کی سلطنت کی حفاظت اور ان کی کامیابی کے لئے حضرت مسیح موعود (مرزا غلام احمد قادیانی) نے کیوں دعائیں کی تھیں۔ حضور (مرزا محمود احمد قادیانی) بھی ان کی کامیابی کے لئے دعا کرتے ہیں اور اپنی جماعت کے لوگوں کو جنگ میں مدد دینے کے لئے بھرتی ہونے کا ارشاد فرماتے ہیں، حالانکہ انگریز مسلمان نہیں۔ اس کے جواب میں حضور (مرزا محمود) نے جو ارشاد فرمایا اس کا خلاصہ عرض کیا جاتا ہے۔ فرمایا اس سوال کا جواب قرآن کریم میں موجود ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو جو نظارے دکھائے گئے ان میں سے ایک یہ تھا کہ ایک گری ہوئی دیوار بنادی گئی۔ جس کی وجہ بعد میں یہ بیان کی گئی کہ اس کے نیچے خزانہ تھا، جس کے مالک چھوٹے بچے تھے۔ دیوار اس لئے بنادی گئی کہ ان لوگوں کے بڑا ہونے تک خزانہ کسی اور کے ہاتھ میں نہ لگے اور ان کے لئے محفوظ رہے۔ دراصل حضرت مسیح موعود مرزا غلام احمد قادیانی کی جماعت کے متعلق پیشگوئی ہے جب تک جماعت احمدیہ نظام حکومت سنبھالنے کے قابل نہیں ہوتی، اس وقت تک ضروری ہے کہ اس دیوار کو قائم رکھا جائے تاکہ یہ نظام کسی ایسی طاقت (مسلمان ہی مراد ہو سکتے ہیں) کے قبضے میں نہ چلا جائے جو احمدیت کے مفادات کے لئے زیادہ مضر اور نقصان رساں ہو۔ جب جماعت میں قابلیت پیدا ہو جائے گی اس وقت نظام اس کے ہاتھ میں آجائے گا، یہ وجہ ہے انگریزوں کی حکومت کے لئے دعا کرنے اور ان کو فتح حاصل کرنے میں مدد دینے کی۔" (روزنامہ الفضل قادیان مورخہ ۳/جنوری ۱۹۴۵ء)

یہ وہی بات ہے جس کو ہمارے زمانہ کے جج جسٹس منیر نے اپنی رپورٹ میں یوں لکھا تھا کہ "احمدیوں" کی بعض تحریروں سے یہ مترشح ہوتا ہے کہ وہ انگریزوں کا جانشین بننے کا خواب دیکھ رہے تھے۔ وہ تو خدا جانے کہ اللہ تعالیٰ کی مشیت جو مرزا محمود کو معلوم ہوئی تھی کدھر چلی گئی۔ فضا کا رنگ بدل گیا اور ملک کی تقسیم کے آثار پیدا ہونے لگے تو مرزا محمود نے پھر اعلان کیا اور "الہامی اعلان" کیا اپنا ایک خواب ذکر کیا اور کہا کہ مجھے یہ دکھایا ہوا ہے اس کی تشریح کرتے ہوئے کہا:

"اللہ تعالیٰ کی مشیت ہندوستان کو اکٹھا رکھنا ہے لیکن قوموں کی منافرت کی وجہ سے عارضی طور پر الگ بھی کرنا پڑے، یہ اور بات ہے کہ ہم ہندوستان کی تقسیم پر رضامند ہوئے تو خوشی سے نہیں بلکہ مجبوری سے اور پھر یہ کوشش کریں گے کہ کسی نہ کسی طرح جلد متحد ہو جائیں۔" (الفضل ۱۷/مئی ۱۹۴۷ء)

ان کا الہامی عقیدہ تھا اس ضمن میں یہ اس بات کی بھی کوشش کرتے رہے کہ کم از کم اور نہیں تو قادیان کو ایک آزاد اسٹیٹ بنا دیا جائے ایک آزاد ریاست ہو کم از کم اتنا ہی خطہ اور نہیں زیادہ چاہئے ہمیں۔

یہ بھی نہ ہو سکا تو مرزا محمود کو وہاں سے آنا پڑا اور بتانے والے بتاتے ہیں اور صحیح بتاتے ہیں کہ عورتوں کا برقعہ پہن کر آیا قادیان سے نکلا (جیسا کہ اس کا بیٹا مرزا طاہر ربوہ سے راتوں کو چھپ کر نکلا اور لندن بھاگ گیا) یہاں لاہور آکر پہلے اس نے بڑی بڑی ہندوؤں کی بلڈنگیں تھیں ان پر قبضہ جمایا، یہ پہلے ملیں تھیں از خود دو سال وہاں رہے اور پھر وہاں سے آکر ربوہ ایک مستقل شہر آباد کیا اور وہاں رہے۔

مجھے کہنا یہ ہے کہ مرزا محمود جب مرا تو اس کی قبر پر یہ کتبہ لکھا گیا۔ یہ وصیت لکھی گئی کہ جماعت احمدیہ کو وصیت کرتا ہوں کہ جب بھی قادیان جانا ہو تو میری لاش کو قادیان لے جائیں۔ قادیان میں دفن کریں، مجھے بھی وہیں دفن کریں اور ان کی ماں کو بھی۔

یہ جو کشمیر کی جنگ ہوئی، اب یہ سرکاری راز ہوتے ہیں اور بعد میں وہ آوٹ بھی ہو جاتے ہیں بعد از وقت بات ہوتی ہے، کوئی ایسی بات نہیں ہوتی۔

ان قادیانیوں نے کشمیر کا محاذ تمام حکام کے علی الرغم کھولا تھا۔ مقصود یہ تھا کہ کسی طرح قادیان تک پہنچ جائیں اور قادیان تک پہنچ کر پھر کوئی گھپلا کرلیں، سیالکوٹ کے محاذ پر فرقان بٹالین لگی رہی، اس طرح کشمیر کے محاذ پر ایک تو مجھے اس بات کی وضاحت کرنی تھی کہ ان کو بادل نخواستہ پاکستان میں آنا پڑا ہے، بدنام کرتے ہیں "احراری ملاؤں" کو اور آج تک کرتے ہیں کہ یہ کانگریسی احراری ملاں پاکستان کے خلاف تھے، لیکن کبھی کسی عالم یا مولوی نے یہ تو نہیں کہا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اللہ کی مشیت یہ چاہتی ہے کہ ہندوستان متحد رہنا چاہئے۔ پاکستان نہیں بننا چاہئے۔ اللہ کی مشیت یہ چاہتی ہے، کسی عالم نے یہ نہیں کہا تھا۔

کچھ علماً ایسے تھے جو یہ سمجھتے تھے کہ مسلمانوں کے حق میں بہتر یہ ہے کہ تمام مسلمان متحد رہیں اور کچھ حضرات کی رائے یہ تھی کہ مسلمانوں کا حصہ الگ مل جانا چاہئے ایک سیاسی نظریہ تھا، کہنا مجھے یہ ہے کہ یہ الہامی طور پر پاکستان کی پیدائش کے بھی مخالف اور پاکستان کے وجود کے بھی مخالف۔ اس لئے کہ ان کو معلوم ہوا ہے کہ پاکستان ایک اسلامی سلطنت ہے اور اسلامی سلطنت میں جتنا خطرہ قادیانیوں کو ہو سکتا ہے غیر اسلامی سلطنت میں یا سیکولر سلطنت میں نہیں ہو سکتا۔

ایک تو مجھے اس بات کی وضاحت کرنی تھی دوسری مجھے اس بات کی وضاحت کرنی تھی ڈاکٹر عبدالسلام طبعیات کا ماہر ہے اور یہودیوں نے اس کو انعام دیا، انعام دے کر اسے ساری دنیا میں اچھالا۔ اس کا نتیجہ یہ کہ پاکستان کی وہ اسمبلی جس میں قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دیا گیا، اس اسمبلی میں عبدالسلام قادیانی کے اعزاز میں ایک تقریب منعقد کی گئی یعنی اس کو انعام دینے کی۔ صدر مملکت تشریف فرما تھے اور ان کے سر پر کھڑے ہو کر عبدالسلام قادیانی نے کہا کہ میں پہلا مسلمان ہوں جس کو یہ انعام ملا ہے۔

اس نوبل پرائز کے ذریعے اس نے ہمارے صدر کو سامنے بٹھا کر اسلام کی سند حاصل کی۔ اس اسمبلی میں جس اسمبلی نے اس کو غیر مسلم قرار دیا تھا اور یہ وہی ڈاکٹر عبدالسلام تھا کہ جب ۱۹۷۴ء میں اسمبلی نے فیصلہ کیا تو اس نے اپنی پاکستان کی شہریت منسوخ کر دی تھی اور کہا تھا کہ میں اس ملک میں نہیں آؤں گا جو احمدیوں کو غیر مسلم کہتا ہے اور پھر جیسا کہ آپ کو معلوم ہے دوسرے اسلامی ممالک کے دورے بھی اس سے کروائے گئے اور رفتہ رفتہ نوبت بایں جا رسید یہاں تک نوبت پہنچی اور ٹیکنالوجی اور سائنس کا جو اسلامی ادارہ بنایا گیا ہے یعنی تمام مسلمانوں کا متحدہ ایک ادارہ، اس ادارے کا سربراہ عبدالسلام قادیانی کو بنایا گیا اور پانچ ارب ڈالر اس کے سپرد کئے گئے۔

میں اپنے ملک کے صدر محترم اور وزیراعظم اس طرح دوسرے اسلامی ممالک (جتنے بھی ہیں اللہ کا فضل ہے بہت سے اسلامی ممالک ہیں) ان کے تمام چھوٹے بڑوں سے میرا یہ سوال ہے اور میں یہ معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ وہ اسلامی سائنس فاؤنڈیشن کونسی ہوگی جس کا سربراہ قادیانی ہو وہ کیسی اسلامی ہے؟

یہ وہی قادیانی ہے، جب بغداد پر انگریزوں نے قبضہ کیا، انگریزوں نے تسلط حاصل کیا اور جب اس کا سقوط ہوا تو الفضل اخبار نے لکھا کہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ:

"انگریز میری تلوار ہیں اپنے مہدی کی تلوار کی چمک ساری دنیا میں دیکھنا چاہتے ہیں۔"

بغداد کے سقوط پر قادیان میں چراغاں کیا گیا جس دن قسطنطنیہ میں خلافت کا سقوط ہوا، یعنی خلافت ختم کر دی گئی تمام عالم اسلام خون کے آنسو رو رہا تھا۔ آل عثمان کی خلافت جیسی بھی تھی وہ بھی گئے تھے سو ان میں عیب ہوں گے سب فرض کرلو لیکن خلافت ایک اسلام کا نشان تھا۔ کمال اتاترک کے ذریعے ان طاغوتی طاقتوں نے آل عثمان کا تختہ الٹا اور خلافت ختم کر دی۔ خلافت پر قلم پھیر دی کہ آئندہ کے لئے خلافت نہیں ہو سکتی۔

تم سب کچھ حاصل کر سکتے ہو لیکن اسلامی خلافت آل عثمان کا تختہ الٹا گیا اور اسلامی خلافت پر لکیر کھینچی گئی سارا عالم اسلام خصوصیت کے ساتھ ہندوستان خون کے آنسو رو رہا تھا، لیکن قادیانی اس دن بھی چراغاں کر رہے تھے۔ گھی کے چراغ جلا رہے تھے اور قادیانیوں کے آرگن الفضل نے اس وقت اداریہ لکھا کہ:

"آل عثمان مٹتے ہیں تو مٹنے دو، ہم ان کو خلیفہ نہیں سمجھتے ہمارا بادشاہ جارج پنجم ہے اور ہمارے خلیفہ امیر المومنین مرزا محمود ہیں۔"

یہ قادیانی اس لائق ہیں کہ ان کو کلیدی عہدوں پر بٹھایا جائے؟ (لوگوں نے کہا ہرگز نہیں) آج یہاں ہم قونصلیٹ میں گئے وہاں ان سے ہماری باتیں ہوتی رہیں، ایک بات یہ بھی ہوئی کہ دنیا کا کوئی ملک بشمول سعودی عرب اور متحدہ عرب امارات کے نہیں ہے جہاں کوئی نہ کوئی قادیانی ہر ادارے میں موجود نہ ہو خفی یا جلی۔

ہم انڈونیشیا گئے وہاں کے سفارت خانے میں پتہ کیا یہاں ایک ٹائپسٹ قادیانی ہے۔ بس ان کا کام چلتا ہے، وہ اپنا چپڑاسی بھی رکھ دیں گے، مطلب یہ ہے کہ اس پوری ایمبیسی کی خبریں اور رپورٹیں قادیانیوں کے مرکز کو پہنچتی ہوں گی۔ مسلمانوں کا

کوئی راز قادیانیوں سے راز رہا؟ میں نے وہاں قواسطیت میں کہا ہم نہیں سمجھتے کہ مسلمانوں کو عقل کب آئے گی؟ قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے بدترین دشمن ہیں، تمام راز ان کے سامنے ہیں اور جب ہم کچھ کہتے ہیں تو یہ کہتے ہیں کہ ہم ان کو سمندر میں پھینک دیں؟ سمندر میں نہ پھینکو ان کا کوئی علاج کرو، ہم کیا کریں یعنی ہم سے کیوں سوال کرتے ہو؟

آپ حضرات سے ایک بات تو میں یہ کرنا چاہتا تھا کہ ہر قادیانی کو دو چار دس بیس باتیں ایسی یاد ہوتی ہیں، ہمارے مسلمان کے ساتھ وہ بات کرے گا اور مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈال دے گا، ہر قادیانی کو انہوں نے دو چار باتیں رٹائی ہوتی ہیں۔ مثال کے طور پر ایک یہ کہ اگر عیسیٰ علیہ السلام زندہ ہیں تو وہ ٹٹی اور پیشاب کہاں کرتے ہیں؟ (نعوذباللہ) یہ کہ جی خدا کو وہاں آسمان پر لے جانے کی کیا ضرورت تھی؟ کیا خدا زمین پر اس کی حفاظت نہیں کر سکتا تھا؟ یہ دو چار ایسی باتیں عقلی شبہات انہوں نے ہر قادیانی کو رٹائے ہوئے ہیں ہر مسئلے پر رٹائے ہوئے ہیں، جس کا نتیجہ یہ ہے کہ کوئی اچھا قسم کا مولوی بھی ان سے گفتگو کرے تو وہ چپ کرا دیں گے۔ ان سے وہی بات کر سکتا ہے جو ان کی رگ کو جانتا ہے۔

کم از کم قادیانیوں کے مقابلے میں آپ حضرات کو بھی ہر مسلمان کو کم از کم دو چار نکتے تو ایسے رٹ لینے چاہئیں کہ آپ لوگ ان کو چپ کرا سکیں۔ لمبی چوڑی تقریریں تو شاید آپ کو محفوظ نہ رہیں لیکن دو چار نکتے تو آپ معلوم کر سکتے ہیں، کسی ہمارے عالم کے پاس بیٹھ جایئے کہ ایک گر کی بات بتا دے گا کہ اس طرح پھونک ماری اور قادیانی بھاگا۔ ہمارے حضرت مولانا محمد علی جالندھری قدس سرہ و نوراللہ مرقدہ ایک دفعہ فرمانے لگے کہ:

"شیخوپورہ کے ایک اسکول میں ایک قادیانی استانی آگئی (یہ بھی ایک مستقل موضوع ہے کن کن محکموں پر کس کس طرح قادیانی مسلط ہیں) اور اس استانی کا کام تھا لڑکیوں کو گمراہ کرنا۔ میرا ایک دفعہ وہاں جانا ہوا تو بچیوں نے مجھ سے شکایت کی کہ قادیانی استانی تبلیغ کرتی رہتی ہے اور ہمیں کچھ پتہ نہیں۔ مولانا نے فرمایا کہ میں تمہیں ایک بات بتا دیتا ہوں، اپنی استانی جی سے وہ بات پوچھ لینا، تم ان سے یہ پوچھنا کہ تمہارا مرزا "بھانو" سے پاؤں کیوں دبوایا کرتا تھا؟ بس اس سے زیادہ نہیں۔ اب چار پانچ لڑکیاں تیار ہو گئیں۔ استانی آئی اور بات کرنے لگی تو ایک لڑکی نے کہا استانی وہ تمہارا مرزا بھانو سے پاؤں کیوں دبواتا تھا؟ دوسری نے استانی سے یہی بات کہی، تیسری نے یہی بات کہی اور سب نے کہہ دیا بھانو، بھانو، بھانو۔ تیسرے دن اس نے اسکول چھوڑ کر اپنا تبادلہ کروالیا۔"

برداشت کر سکتی تھی؟ اور میں نے حوالہ بتایا تھا کہ کسی قادیانی نے سوال پوچھا کہ حضرت مسیح موعود غیر عورتوں سے ہاتھ پاؤں کیوں دبواتے ہیں؟ کیا ان سے پردہ منع ہے؟ جواب میں ان کا مفتی فضل دین لکھتا ہے:

"حضرت مسیح موعو نبی معصوم ہیں ان سے مس اور اختلاط منع نہیں بلکہ موجب ثواب و برکات ہے۔"

تم ختم نبوت کے دفتر سے اس اخبار کا فوٹو لے لو اور ایک ایک قادیانی کو دکھاؤ اور کہو کہ پہلے یہ بات بتاؤ آگے پھر بات کرنا۔ حیات مسیح، وفات مسیح، ختم نبوت جاری ہے یا بند ہے یہ تم نے کیا چکر چلا رکھے ہیں، یہ بتاؤ کہ نبی معصوم غیر محرم عورتوں سے تنہائی میں ٹانگیں دبوایا کرتے ہیں؟ یہ میں نے ایک بات بتائی دو چار ایسے نکتے یاد کر لو۔

ایک بات قادیانیوں سے یہ کہو کہ کیا کسی شریف آدمی کے مرتے وقت ایسا دیکھا گیا ہے کہ آگے کی طرف سے اور پیچھے کی طرف سے پاخانہ جاری ہو؟ مرزا "وبائی ہیضہ" کی موت مرا، بس "وبائی ہیضہ" تم نے کہا اور قادیانی بھاگا نہیں۔ اس کا حوالہ بھی ہمارے ختم نبوت کے دفتر سے لے لو۔ اس کا فوٹو اسٹیٹ لے لو اور ایک ایک قادیانی کو دکھاؤ۔ مولوی ثناء اللہ سے مرزا نے اپریل ۱۹۰۷ء میں بددعا کی کہ یا اللہ مولوی ثناء اللہ مجھے دجال، کذاب، مکار، جھوٹا، فریبی یہ، یہ کہتا ہے یا اللہ ہمارے درمیان میں سچا فیصلہ فرمادے۔ اگر میں واقعی تیری طرف سے ہوں تو مولوی ثناء اللہ میرے سامنے مرے نہ انسانی ہاتھوں سے بلکہ خدائی عذاب سے جیسے ہیضہ، طاعون ایسے عذاب سے مرے اور اگر میں جھوٹا ہوں اور مولوی ثناء اللہ کی زندگی میں، نتیجہ کیا ہوا، ایک سال کے بعد مرزا مر گیا۔

یہاں درمیان میں ایک لطیفہ سنا دوں جب مرزا مر گیا تو قادیانیوں نے بڑا شور مچایا۔ مولانا ثناء اللہ صاحبؒ نے لکھنا شروع کیا، یہ اہلحدیث عالم تھے ان کو لوگ فاتح قادیان کہا کرتے تھے، امرتسر میں رہتے تھے اور مرزے کے ساتھ مقابلہ رہتا تھا، اللہ تعالیٰ ان کے درجات بلند فرمائے، تو آخر اس مسئلے پر گفتگو کے لئے مرزا کا ایک مرید میر قاسم علی، اس نے طے کر لیا کہ لدھیانہ میں اس پر مناظرہ ہو گا اس موضوع پر کہ مرزا صاحب جو مرے ہیں یہ اپنی بددعا سے مرے ہیں، یہ اس کے جھوٹے ہونے کی علامت ہے یا نہیں؟ اتفاق کی بات ہے کہ یہ لدھیانہ آتا ہے یہ مناظرہ بھی لدھیانہ میں طے ہوا، فیصلہ کرنے کے لئے اب جج کس کو بنایا جائے؟ اگر کسی مسلمان کو بناتے ہیں تو وہ مولوی ثناء اللہ امرتسری کی رعایت کرے گا اور اگر کسی مرزائی کو بناتے ہیں تو وہ اس کی رعایت کرے گا۔ بالآخر بات یہ ٹھہری کہ

ختم نبوۃ

وہاں لدھیانہ کے ایک جج تھے سردار صاحب خالصہ جی خود میر قاسم علی نے اس کا نام پیش کیا کہ اس کو جج بنالیا جائے اور تین سو روپے انعام رکھا گیا کہ جو ہار جائے وہ تین سو روپے جیتنے والے کو دے۔ لدھیانہ میں مناظرہ ہوا مولانا ثناء اللہ امر تسری اور میر قاسم علی کا اس موضوع پر کہ مرزا نے جو بددعا کی تھی اس کے مطابق وہ مرا ہے یا نہیں؟ اور وہ مر کے اپنے جھوٹا ہونے پر مہر لگا گیا ہے یا نہیں؟ جج نے مناظرہ سننے کے بعد مولانا ثناء اللہ امر تسری کے حق میں فیصلہ دیا اور تین سو روپے جیب میں ڈال کر مولانا ثناء اللہ امر تسر آ گئے۔ کہنا یہ ہے کہ اپنی اس پیشگوئی کے مطابق بددعا کے مطابق مرزا ہیضے کی موت مرا، اور ہیضہ بھی وبائی ہیضہ۔ ہمارے پاس اس کا ثبوت بھی موجود ہے۔ آپ ختم نبوت کے دفتر سے یہ بھی منگوائیں، کتاب حیات ناصر مرزا کے سسر (میر ناصر نواب) کی سوانح عمری ہے۔ اس کے صفحہ ۱۴ پر لکھا ہے کہ:

"حضرت صاحب کی خدمت میں، میں حاضر ہوا، دس بجے رات ہیضہ ہوا تھا دو بجے ہلچل بچ گئی تو کہتا ہے کہ میں دو بجے غالباً حاضر ہوا تھا حضرت صاحب نے مجھے دیکھتے ہی فرمایا: "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔"

یہ آخری الفاظ تھے جو آپ کے منہ سے نکلے اس کے بعد کوئی صاف بات میرے علم میں آپ نے نہیں کی۔ یہ مرزے کے آخری لفظ ہیں: "میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے" کلمہ کس کو نصیب ہوتا۔

وبائی ہیضے کی بات کرو، بھاؤ کی بات کرو اور بہت سے نکتے ہم بتا سکتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ قادیانی جو مسلمانوں کو مغالطہ دیتے ہیں اور خواہ مخواہ پکڑ لیتے ہیں تو ہر مسلمان اگر دو چار نکتے ایسے نوٹ کر لے تو قادیانی نہیں چلے گا........ مرزا قادیانی۔ یہ کہتا ہے مجھے حیض آتا ہے، بتاؤ حیض عورت کو آیا کرتا ہے یا مرد کو آیا کرتا ہے؟ تو مرزا مرد تھا یا عورت تھی اور کہتا ہے پہلے اللہ نے مجھے مریم بنایا پھر میں مریمی حالت میں نشوونما پاتا رہا اس کے بعد مجھے حمل ہو گیا اور دس مہینے تک میں حاملہ رہا۔

دس مہینے کھوتی حاملہ رہندی اے۔ (یعنی دس مہینے کا حمل تو گدھی کو ہوتا ہے) مرزا کہتا ہے میں دس مہینے حاملہ رہا اور اس کے بعد مجھ میں سے بچہ پیدا ہوا اور وہ تھا عیسیٰ۔ اس لئے میں عیسیٰ بن مریم ہوں۔ عیسیٰ بن مریم یعنی عیسیٰ بیٹا مریم کا خود ہی مریم، خود ہی غلام احمد اور خود ہی پیدا ہونے والا عیسیٰ یہ تو ہم سنتے تھے کہ عیسائی لوگ کہتے ہیں کہ تین ایک ہیں اور ایک تین ہیں۔ وہ یہ معمہ ہمیں آج تک سمجھا نہیں سکے تھے۔ یہ مرزا غلام احمد قادیانی کا معمہ قادیانی لوگوں کو کیسے سمجھ میں آیا۔

دوسری بات جو مجھے عرض کرنی ہے کہ قادیانیوں کے چند سوالات ہیں۔ ایک سوال انہوں نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کے سامنے پیش کیا۔ آپ نے ریڈیو میں سنا ہوگا یا اخباروں میں پڑھا ہوگا کہ اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کے سامنے انہوں نے اپنی یہ درخواست پیش کی کہ پاکستان میں جو قانون نافذ کیا گیا ہے اس سے قادیانی (احمدی) اقلیت کے حقوق کی پامالی ہوئی ہے اور اقوام متحدہ کے اس کمیشن نے حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا ہے کہ اس قانون کو منسوخ کیا جائے اور اس قانون کی انہوں نے مذمت کی ہے۔ کونسا قانون؟ یہ آخری قانون جو ۲۶/اپریل ۱۹۸۴ء جمعرات کی شام کو نافذ ہوا کہ قادیانی اسلامی اصطلاحات استعمال نہیں کر سکتے۔ قادیانی اپنی عبادت گاہوں کو مسجد نہیں کہہ سکتے، قادیانی اپنے آپ کو اسلام کی طرف منسوب نہیں کر سکتے، اپنے آپ کو مسلمان نہیں کہہ سکتے اور قادیانی کسی مسلمان کو اپنے مذہب کی تبلیغ نہیں کر سکتے، یہ جو جنرل محمد ضیاء الحق مرحوم نے قانون نافذ کیا ہے، اس کی انسانی حقوق کے ادارے نے مذمت کی ہے اور حکومت پاکستان سے اپیل کی ہے کہ اس قانون کو واپس لیا جائے۔

یہاں اس سلسلے میں ایک دو باتیں عرض کرنا چاہتا ہوں یہ ان کا ہم پر اعتراض ہوا کہ ہمارے حقوق کو پاکستان میں پامال کیا جارہا ہے۔ میرے جو لکھے پڑھے بھائی ہیں، ان میں سے بعض ایسے ہیں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے قرآن اور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر کم ایمان رکھتے ہیں مگر ان لوگوں پر زیادہ ایمان رکھتے ہیں الا ماشاء اللہ جو بات مغرب کی طرف سے آجائے وہ کہتے ہیں بس کیا بات ہے، غالباً وہ بھی اس سے متاثر ہوئے ہوں گے۔

اس سلسلے میں پہلے بات تو مجھے یہ عرض کرنا ہے کہ اس قرارداد سے اور قادیانیوں کی اس درخواست سے جو انہوں نے اقوام متحدہ میں پیش کی۔

یہ بات معلوم ہو گئی کہ قادیانی پاکستان کے دشمن ہیں، دیکھو بھائی عدالت میں دو فریق جاتے ہیں ایک مدعی ہوتا ہے اور ایک مدعی علیہ، مدعی اور مدعی علیہ کے درمیان میں اگر دوستی ہوتی تو ان کو اپنا مقدمہ عدالت میں لے جانے کی ضرورت تھی؟ کیوں جی! اگر ان کا جھگڑا نہ ہوتا آپس میں دشمنی نہ ہوتی تو جھگڑا عدالت میں لے جانے کی ضرورت نہیں تھی وہ اپنے گھر میں طے کر سکتے تھے۔ عدالت میں جھگڑا اور مقدمہ لے جانے کی ضرورت اس لئے پیش آئی کہ دونوں ایک دوسرے کے دشمن ہیں۔ قادیانیوں نے اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کے کمیشن کو درخواست دی تو اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ پاکستان اور پاکستان کے قانون کے قادیانی دشمن ہیں

ختم نبوة

اوراس کو تسلیم کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔

دوسری بات یہ آپ حضرات کو معلوم ہے کہ اقوام متحدہ کی قراردادیں کیا قیمت رکھتی ہیں؟ وہ مجھے بھی معلوم ہے اور آپ کو بھی معلوم ہے۔ فلسطینیوں کے بارے میں اقوام متحدہ کتنی قراردادیں پاس کرچکا ہے؟ کشمیر کے مسئلے میں کتنی قراردادیں پاس ہوچکی ہیں وغیرہ وغیرہ اور جنوبی افریقہ کے کالوں کے بارے میں کتنی قراردادیں پاس ہوچکی ہیں؟ یہ دیکھو کاغذ کا ایک پرزا اس کی کوئی قیمت ہے؟ اس کو جلاکر آدمی کم از کم نسوار بناسکتا ہے۔ اقوام متحدہ کی قراردادوں کی قیمت اتنی بھی نہیں ہے کہ اس کو جلاکر نسوار کا کام لے لیا جائے۔ یہ مجھے معلوم ہے آپ کو بھی معلوم ہے کہ اس قرارداد کی کوئی قیمت نہیں ہے، اقوام متحدہ کی قرارداد سے ہماری صحت پر کوئی اثر نہیں پڑے گا لیکن ایک بات ضرور ہے وہ یہ کہ تمام دنیا کی نظریں ان کی طرف متوجہ ہوجائیں گی اور وہ یہ کہیں گے کہ واقعتاً پاکستان میں اقلیتوں کے حقوق غصب کئے جارہے ہیں، یہ بات ٹھیک ہے کہ نہیں، پاکستان تو بدنام ہوگا؟ بدنام کرنے کی تو سازش ہوئی، میں کہتا ہوں کبھی کسی ہندو نے، کبھی کسی سکھ نے، کبھی کسی پارسی نے، کبھی کسی عیسائی، کبھی کسی دوسرے مذہب والے نے پاکستان کے خلاف یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق کو پامال کررہا ہے۔ یہ پہلی اقلیت ہے جس نے پاکستان پر یہ الزام لگایا ہے کہ وہ اقلیتوں کے حقوق غصب کررہا ہے۔

تیسری بات اس سلسلے کی یہ ہے کہ ہم نے ان کا کوئی حق غصب کیا ہے کہ ان پر پابندی لگادی یہ کلمہ نہیں پڑھ سکتے یہ اپنی عبادت گاہ کو مسجد نہیں کہہ سکتے وغیرہ وغیرہ۔

اس کے لئے میں ایک بات عرض کرتا ہوں اور یہ بات اچھی طرح سمجھ لینی چاہئے آپ تو سمجھے ہوئے ہوں گے، لیکن میں اپنا سبق دہرانے کے لئے عرض کررہا ہوں استاد کو سبق سنایا بھی تو جاتا ہے، میں اپنا سبق آپ حضرات کو سنانے کے لئے عرض کرتا ہوں یہ نہیں کہ آپ مجھ سے سمجھیں گے نہیں، آپ انشاء اللہ پہلے سمجھے ہوئے ہوں گے مجھے توقع ہے لیکن میں ذرا اپنا آموختہ دہراتا ہوں۔

ایک شخص اس طرح اپنا ہاتھ فضا میں لہرارہا تھا کہ دوسرے کے کان پر زور سے لگا اس نے کہا میاں عقل رکھتے ہو کہ نہیں تم اس طرح ہاتھ لہرا رہے ہو۔ وہ کہنے لگا میں آزاد فضا میں سانس لے رہا ہوں اور مجھے ہاتھ پھیلانے کی مکمل آزادی ہے کوئی مجھ پر پابندی نہیں لگاسکتا وہ دوسرے نے کہا کہ آپ بجا فرماتے ہیں آپ کو مکمل آزادی ہے لیکن آپ کی آزادی اس حد تک ہے جہاں تک میرا کان شروع نہیں ہوتا جہاں سے میرے کان کی حد شروع ہوجاتی ہے وہاں آپ کی آزادی ختم یہ بات انصاف کی ہے کہ قادیانیوں کو مکمل آزادی ہے لیکن یہ ان کی آزادی وہاں تک ہے جہاں تک اسلام کی حد شروع نہیں ہوتی۔ جب یہ بات سمجھ میں آگئی تو اب سمجھئے ہم نے ان پر کیا پابندی لگائی ہے۔ ہم نے ان سے نہیں کہا کہ تم اپنی جس طرح عبادت کرتے ہو نہ کرو، تم کافر ہو کہ اذان دیتے ہو اور اذان سن کر ایک مسلمان تمہارے پیچھے آکھڑا ہوتا ہے اور نماز پڑھ لیتا ہے اس کی نماز ہوجائے گی؟ (لوگوں نے کہا نہیں ہوگی) اذان ہمارا شعار ہے اسلام کی علامت ہے۔ مسجد اسلام کی علامت ہے۔ ابوداؤد میں اور حدیث شریف کی دوسری کتابوں میں بلکہ صحیح بخاری شریف میں بھی یہ حدیث موجود ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب صحابہ کرامؓ کو باہر جہاد کے لئے بھیجتے تھے تو ارشاد فرمایا کرتے تھے: "جب تم اذان سنو یا کسی بستی میں مسجد دیکھو تو اپنے ہاتھ روک لو اس لئے کہ اذان کا آنا اور مسجد کا ہونا یہ بستی کے مسلمان ہونے کی علامت ہے۔" تو ہم نے صرف اتنا کہا کہ انہوں نے جو ہمارا گلا پکڑا ہوا تھا ہم نے ذرا تھوڑا سا چھڑانے کی کوشش کی ہے کہ ہمارا پنڈ چھوڑو ہم نے ان پر کوئی پابندی نہیں لگائی بلکہ صرف اتنا کہا ہے خدا کے لئے اسلام میں مداخلت نہ کرو تمہیں آزادی ہے مگر اسلام کے دائرے سے باہر باہر آزادی ہے۔ اسلام کے اندر نہیں، یہ بات منصفانہ ہے (سب مسلمانوں نے کہا منصفانہ ہے) اب میں انسانی حقوق کے کمیشن سے یہ بات پوچھنا چاہتا ہوں کہ ایک مکان ظفر اللہ خان قادیانی کا ہے اور چور اس میں نقب لگاتا ہے تو کیا اس چور کو نقب لگانے کی اجازت ہوگی؟ اور اگر اس کے خلاف کوئی حکومت قانون بنائے تو چور بھی کہے گا کہ جی میرے انسانی حقوق کی حق تلفی کی جارہی ہے، مجھے اپنا پیشہ نہیں کرنے دیا جاتا۔ میرا پیشہ ہے نقب لگانا۔ لوگوں کے مکانوں میں نقب لگانا میرا پیشہ ہے اور یہ میرے پیشے پر پابندی لگاتے ہیں یہ میری معاش پر پابندی لگاتے ہیں حکومت پاکستان بڑی ظالم ہے اس کے خلاف قرارداد مذمت ہونی چاہئے۔

انسانی حقوق کے کمیشن میں کوئی بزرجمہر کوئی عقلمند افلاطون ایسا ہے جو اس کی تائید کرے گا۔ کیوں جی؟ (عوام نے کہا نہیں) اس لئے کہ وہ تو ٹھیک ہے کہ نقب لگانے والا نقب لگاتا ہے اور یہ اس کا پیشہ ہے لیکن اس کا نقب لگانا دوسرے کے مکان میں مداخلت ہے، اس لئے یہ خود مجرم ہے۔ نقب لگانے والا مجرم ہے، جو اس کو روکتا ہے یا روکنے کے لئے قانون پاس کرتا ہے وہ مجرم نہیں ہے، اسی طرح قادیانیوں نے کافر پکے کافر چٹے کافر ہونے کے باوجود اسلام میں نقب لگائی نوے سال تک اس میں داخل رہے۔ اسلام کے نام پر لوٹتے رہے

ختم نبوۃ

صرف اسلام اور مسلمانوں کو نہیں بلکہ پوری دنیا کو دھوکہ دیتے رہے اسلام کے اندر گھس کر جو کچھ ان سے لوٹ مار ہو سکی انہوں نے کی۔ نوے سال تک ان کو مہلت ملی رہی بالآخر ان کا وہ سوراخ بند کر دیا گیا وہ نقب جہاں سے لگائی گئی تھی وہ سوراخ بند کر دیا گیا اور ان کو غیر مسلم اقلیت قرار دے کر اس مکان سے باہر کر دیا گیا۔ اب باہر کئے جانے کے باوجود یہ مدعی تھے کہ یہ مکان تو ہمارا تھا ہم لوٹ مار کرتے تھے۔ ہم نے کہا اب تم ایسا نہیں کر سکتے۔ تمہیں اجازت نہیں ہوگی۔ آپ انصاف فرمایئے کہ حکومت پاکستان کا یہ قانون انصاف پر مبنی ہے یا کہ اقوام متحدہ کے کمیشن نے اس کے خلاف جو قرارداد پاس کی ہے وہ انصاف پر مبنی ہے۔ دیکھنا چاہئے۔ (لوگوں نے کہا کہ حکومت پاکستان کا قانون انصاف پر مبنی ہے)۔

میں نے جب یہ بات سنی اور اس وقت سے آج تک سوچ رہا ہوں کہ یا اللہ وہ کیسے لوگ بیٹھے ہیں جن کو آپ نے اتنی بھی تمیز نہیں دی کہ انسانی حقوق کیا ہوتے ہیں اور ان کی پامالی کیا ہوتی ہے۔ انسانی حقوق کے ماہرین وہ کیسے بیٹھے ہیں۔ مسلمان انسانی حقوق نہیں رکھتے۔ مسلمانوں کے حقوق میں جو قوم، یا جو ٹولہ یا جو گروہ مداخلت کرتا ہے ہم کیوں نہ ان کو روکیں۔

چوتھے نمبر کی بات یہ ہے کہ وہ مشہور شعر ہے ؎

وہی قاتل، وہی شاہد وہی منصف ٹھہرا
اقربا میرے کریں، خون کا دعویٰ کس پر

خود قرارداد پیش کرنے والے قادیانی، خود ہی گواہی دینے والے اور ہماری طرف سے اگر کوئی وکالت کرتا، جواب وہی کرتا تو ہمارا سفیر کرتا۔ جینوا میں جو ہمارا سفیر تھا ہمارا پاکستان کا نمائندہ تھا وہ ہماری وکالت کرتا اور یہ کہتا کہ اقوام متحدہ میں میرے ملک کے خلاف جو قرارداد مذمت پاس کی جا رہی ہے وہ غلط ہے میں اس کے خلاف احتجاج کرتا ہوں اور میں دلائل دیتا ہوں۔ پاکستان کے نمائندہ کو یہ کام کرنا چاہئے تھا اور وہ چشم بددور قادیانی، ذرا انصاف دیکھئے قرارداد پیش کرنے والے وہ، گواہی دینے والے وہ، میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ جینوا میں اس قادیانی منصور احمد کو کیوں بٹھایا گیا ہے؟ وہ کس مرض کی دوا ہے۔ اقوام متحدہ کے ادارے میں پاکستان کی نمائندگی قادیانی کرے گا؟ (اور اس وقت منصور احمد کو جاپان کا سفیر بنا دیا گیا اور اس کی جگہ جس کو لایا گیا ہے، وہ بھی قادیانی ہے)۔

اس سلسلے کی ایک بات اور جب یہ بات ختم ہو جائے گی پھر اگلی بات کروں گا، ہم نے پاکستان میں قادیانیوں پر پابندی عائد کی ہے، ہماری حکومت نے کی ہے اور حکومت نے بھی مفت میں نہیں کی بلکہ زبردست تحریک چلی۔ اس کے نتیجے میں کی ہے، میں اس کی داستان نہیں بیان کرنا چاہتا۔ مجھے کہنا یہ ہے کہ پاکستان نے قادیانیوں پر کچھ پابندیاں عائد کی ہیں لیکن قادیانیوں کی جو اصل سزا ہے کی نسبت یہ پابندی پابندی نہیں ہے۔ قادیانیوں کی اصل سزا کیا ہے؟ وہ آپ کو بتاتا ہوں۔ حضرت معاذ بن جبلؓ اور حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ ان دونوں بزرگوں کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یمن بھیجا تھا، ایک ایک علاقے میں، دوسرا دوسرے علاقے کے لئے گئے تو دیکھا کہ ایک آدمی دھوپ میں کھڑا کیا ہوا ہے۔ یہ صحیح بخاری شریف کی روایت ہے یہ ابھی سواری پر تھے پوچھا کہ اس کو دھوپ میں کیوں کھڑا کر رکھا ہے۔ کہنے لگے کہ یہ مرتد ہو گیا ہے۔ پہلے مسلمان ہوا اس کے بعد پھر اسلام سے پھر گیا۔ حضرت معاذ بن جبلؓ نے فرمایا کہ اللہ کی قسم، میں سواری سے نیچے نہیں اتروں گا جب تک کہ اس کو قتل نہیں کر دیا جاتا، اس لئے کہ:

"سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم من بدل دینہ فاقتلوہ"

جو شخص اپنے دین کو تبدیل کر دے اس کو قتل کر دو، یہ بات میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے خود اپنے کانوں سے سنا ہے۔ چنانچہ اس مرتد آدمی کو قتل کیا گیا اور یہ سواری سے نیچے اترے۔

قادیانی مدعی نبوت کو ماننے والے زندیق اور مرتدوں کے حکم میں ہیں، ان کی سزا ارتداد ہے اور اب ہم حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ان پر سزائے ارتداد جاری کرے۔ اس وقت ان کو پتہ چلے گا جب حکومت ان پر سزائے ارتداد جاری کرے گی اس وقت ان کو پتہ چلے گا کہ پاکستان نے ان پر پابندی عائد نہیں کی تھی بلکہ ان کے ساتھ رحم کیا تھا۔

تم وہ وقت لانا چاہتے ہو عالم اسلام میں کہ جہاں کہیں قادیانی ملے اس پر سزائے ارتداد دی جائے اور اس پر سزائے موت جاری کی جائے تم یہ چاہتے ہو اور اس وقت تم دنیا کو کہو گے کہ ہائے ہم پر ظلم ہو گیا۔ میں اس وقت بھی جواب دوں گا کہ یہ ظلم نہیں ہے عین انصاف ہے اس لئے کہ اگر کسی ملک کے باغی کو قتل کیا جاتا ہے اور اس کی سزا قتل ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی باغی کی سزا بھی قتل ہے۔

کوئی بڑے سے بڑا مہذب ملک مجھے آج بتایئے امریکہ، روس، برطانیہ، فرانس، جرمنی یا بڑے بڑے دوسرے ممالک کوئی مہذب ملک ایسا بتاؤ جس میں باغی کو سزائے موت نہ دی جاتی ہو، کوئی ایسا ملک ہے؟ (لوگوں نے کہا نہیں) کوئی ایسا ملک آج بھی ہے جس میں باغی کو سزائے موت نہ دی جاتی ہو؟ اگر ملک کے باغی کو سزائے موت دی جا سکتی ہے تو اسلام کے قانون میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے باغی کو بھی سزائے موت ملے گی۔

تم انسانی حقوق کے کمیشن کے پاس جانا اور درخواستیں دینا لیکن محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو انسانی حقوق کے کمیشن کی کوئی پرواہ نہیں ہے۔

ایک صحابی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کا قصہ ہے، کھانا کھارہے تھے لقمہ نیچے گر گیا، انہوں نے اٹھایا صاف کر کے کھالیا، کسی پاس بیٹھنے والے نے کہا اس علاقے کے لوگ اس کو معیوب سمجھتے ہیں کہ جو لقمہ نیچے گر جائے اس کو صاف کر کے کھالیا جائے۔ فرمایا:

"میں ان احمقوں کی خاطر اپنے نبیؐ کی سنت چھوڑ دوں۔"

اور ہم ان احمقوں کی خاطر اسلام کے قانون کو بدل دیں؟ امریکہ، برطانیہ اور مغرب کے لوگوں کی خاطر کلا ورب الکعبہ، رب کعبہ کی قسم ایسا نہیں ہوگا۔ مرتد کی سزا موت ہے اور یہ سزا برحق ہے اور یہ قادیانیوں پر جاری ہو کر رہے گی۔ تم ہمارے صبر کا کب تک امتحان لینا چاہتے ہو؟ تمہیں معلوم ہے ایک پوری صدی سے ہم صبر کر رہے ہیں؟ ہم تمہیں رعایتیں دے رہے ہیں، تمہیں نواز رہے ہیں، تمہاری منت سماجت کر رہے ہیں اور تم نخرے کر رہے ہو، جس دن سزائے موت جاری ہوگئی اس وقت تمہیں پتہ چلے گا کہ تمہارے ساتھ اب تک بہت رعایت کی جاتی رہی اور انشاء اللہ پھر تم دیکھو گے یہ اس طرح چھپیں گے جس طرح چوہا اپنے بل میں چھپ جاتا ہے۔ یہ بات میں نے یہاں ختم کی۔ ایک آخری بات کر دیتا ہوں، ایک سوال آج ہمارے ایک بزرگ نے کہا کہ پاکستان میں کل تعداد ایک لاکھ چار ہزار تین سو ستر ہے کہنے لگے کہ جی نہیں اتنے تو نہیں کچھ ایسے بھی ہوں گے۔ جنہوں نے اپنے آپ کو مسلمان لکھوایا ہوگا، میں نے کہا چلو ان کو دس ہزار فرض کر لو، کہنے لگے کہ زیادہ ہوں گے، میں نے کہا کہ بیس ہزار کر لو، کہنے لگے نہیں زیادہ ہوں گے، میں نے کہا چلو ایک لاکھ فرض کر لو، تب بھی پاکستان میں دو لاکھ بنے۔ کہنے لگے جی میں ایک بات پوچھتا ہوں وہ یہ کہ جب قادیانی اتنی چھوٹی سی اقلیت میں ہیں اتنی مختصر سی اقلیت ہے اور مسلمانوں کی اکثریت اور بھاری اکثریت ہے تو قادیانیوں کی مخالفت کے لئے قانون کا کیوں سہارا لینا پڑا؟ تبلیغ کے ذریعے سے یہ بات ہونی چاہئے تھی، قانون کا سہارا لینے کی کیا ضرورت ہے؟

یہ بات مرزا طاہر کی بتائی ہوئی ہے۔ ہمارے اس بزرگ تک بھی پہنچ گئی ہو۔ مجھے آیا تو اتنا غصہ کہ میں سر سے پاؤں تک جل گیا، میرے رفقا تو خیر متانت سے کوئی جواب سوچ رہے تھے کہ اس کا کیا جواب دیا جائے؟ لیکن مجھے تو آگ لگ گئی، میں نے فوراً کہا جی کیا مطلب؟ کہنے لگے کہ قادیانیوں پر جو قانونی پابندی عائد کی گئی ہے اس کا سہارا لینے کی کیا ضرورت تھی؟ جب ہمارا مذہب برحق ہے اور ان کا مذہب جھوٹا ہے، ہم اکثریت میں ہیں اور وہ معمولی سی اقلیت ہے تو قانونی پابندی کیوں عائد کی گئی۔ قانون کا سہارا لینے کی کیا ضرورت پیش آئی، میں نے کہا کہ جی! پاکستان میں چوروں کی اکثریت ہے یا سادھوؤں کی اکثریت ہے؟ کہنے لگے کہ چور تو بہت چھوٹی سی اقلیت ہے میں نے کہا کہ چوری بند کرنے کے لئے قانون کا سہارا کیوں لیا جاتا ہے؟ بس اس پر خاموش ہو گئے، آگے کوئی بات نہیں کی۔

یہ بات بھی قادیانیوں نے پڑھائی ہے یا ممکن ہے کہ ذہنی توارد ہو گیا ہو، یعنی قادیانی بھی وہی بات کہتے ہیں اور ہمارے اس بزرگ کے ذہن میں بھی وہی بات قدرتی طور پر آگئی ہو، ذہنی مناسبت کی وجہ سے ہے۔

یہ بات یاد رکھو تبلیغ اور دعوت کا بھی ایک میدان ہے اور الحمد للہ علماً نے اپنا فرض ادا کرنے میں کبھی بھی کوتاہی نہیں کی۔ ہم بہت کمزور ہیں ہم اپنی تقصیرات کا اللہ کی بارگاہ میں اقرار کرتے ہیں اور اعتراف کرتے ہیں۔

لیکن الحمد للہ! اس کے باوجود علماً حق نے کبھی بھی تبلیغ کے میدان میں کوتاہی نہیں کی، لیکن تبلیغ کا ایک میدان ہوتا ہے اور ایک میدان قانون کا ہے جہاں تک تبلیغ کا میدان ہے وہ بھی اپنی جگہ ہونا چاہئے لیکن جہاں قانون کا میدان ہے وہ بھی اپنی جگہ ہونا چاہئے۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ سارے کام تبلیغ ہی سے چلا کریں، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی آپ نے سنا ہوگا:

جو شخص تم سے کسی برائی کو دیکھے اسے چاہئے کہ ہاتھ سے روک دے، اس کی طاقت نہ ہو تو زبان سے روک دے، اس کی بھی طاقت نہ ہو تو دل سے برا جانے اور یہ ایمان کا کمزور ترین درجہ ہے، تو دعوت اور تبلیغ ہوتی ہے زبان سے، اس کا درجہ درمیان کا آیا، اصل درجہ ہے ہاتھ سے روکنا اور علماً نے فرمایا ہے کہ ہاتھ سے روکنا حکومت کا کام ہے اور اسی کو قانونی پابندی کہتے ہیں۔

تو منکرات اور برائیوں کا روکنا، چاہے زنا ہو، چاہے چوری ہو، چاہے شراب نوشی ہو یا مدعیان نبوت کا فتنہ ہو یا منکرین حدیث کا فتنہ ہو یا اور دوسرے فتنے ہوں ان کو روکنا سب سے زیادہ سب سے اول نمبر پر حکومت کی ذمہ داری ہے اس لئے یہ کہنا کہ تبلیغ کے ذریعے سے ان کو روکو یہ بات بہت غلط ہے جو شیطان نے اپنے چیلوں کو پڑھائی ہے۔

ہاں! تبلیغ ہم کرتے ہیں مناظرے بھی کرتے رہے، علماً کا کام ہے بحث کرنا، مناظرہ کرنا، دلائل سے سمجھانا، ہم دلائل سے سمجھانے کے لئے ہر وقت تیار ہیں۔ ہر قادیانی کو سمجھانے کے

ختم نبوۃ

لئے تیار ہیں جو بھی سمجھنا چاہئے بشرطیکہ وہ سمجھنا چاہے لیکن جو سمجھنا نہ چاہئے: ختم اللہ علی قلوبھم اللہ نے ان کے دلوں پر مہر کردی ہے، ظاہر بات ہے کہ مہر شدہ دلوں کے اندر ہم حق کو نہیں اتار سکتے، ہدایت کو نہیں اتار سکتے:

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو فرمایا آپ جس کو چاہیں اس کو ہدایت نہیں دے سکتے، اللہ جس کو چاہے ہدایت دے، نبی کا کام بھی ہدایت کی بات پہنچا دینا ہے، ہدایت کی بات دل میں اتارنا نہیں ہے۔ لوگ ہم سے یہ مطالبہ کرتے ہیں کہ قادیانیوں کو سمجھاؤ، یہ کیوں نہیں سمجھتے ہم کہتے ہیں کہ ہم ان کے کانوں تک پہنچا سکتے ہیں ان کے دلوں میں اتارنا ہمارا کام نہیں ہے لیکن علماء کرام کے مناظرے، علماء کے مباحثے سے حکومت کی ذمہ داری ختم نہیں ہو جاتی، حکومت پر لازم ہے کہ جس طرح ڈاکوؤں اور چوروں کے خلاف وہ قانون بناتی ہے اس طرح ان کذابوں کے خلاف بھی قانون بنائے اور ان پر سزا جاری کرے۔

یہ بات ٹھیک ہے کہ غلط ہے؟

سب لوگوں نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔

اب میں چاہتا ہوں کہ اس موضوع کو ختم کردوں البتہ آخر میں ایک بات ضرور کہنا چاہوں گا، ہم لندن میں جنگ اخبار کے دفتر گئے، وہاں کا ایک اخبار نویس وہ کچھ ایسا مشکوک آدمی تھا، اس نے کہا کہ جی ہم نے تو یہ فیصلہ کیا تھا کہ ہم غیر جانبدار رہیں گے نہ قادیانیوں کی طرفداری ہم کریں گے نہ مسلمانوں کی طرفداری کریں گے، بلکہ دونوں کی چیزیں شائع کریں گے، دونوں کی خبریں شائع کریں گے دونوں کے اشتہار شائع کریں گے، میں نے کہا بھائی بڑی اچھی بات ہے، بڑی سوہنی گل اے۔

قیامت کے دن ایک طرف محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا اور آپ کی امت کا کیمپ ہوگا اور ایک طرف ملعون دجال خبیث، مرتد مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی مرتد ذریت کا کیمپ ہوگا اور تم درمیان میں کھڑے ہو جانا اور کہنا کہ ہم غیر جانبدار رہنا چاہتے ہیں نہ اس طرف نہ اس طرف، کہیں بھائی تم سے جو غیر جانبدار رہنا چاہتا ہو وہ ہاتھ کھڑا کرے۔ (کسی نے ہاتھ کھڑا نہیں کیا) اللہ تعالی اس غیر جانبداری سے بچائے اس کو اللہ نے فرمایا ہے: لا الی ھولاء ولا الی ھولاء نہ ادھر نہ ادھر ان کو اللہ تعالی نے منافق فرمایا جب یہ بات طے ہوگئی تو اب سمجھو جو شخص بھی لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا قائل ہے اس کو اس دائرے میں آنا پڑے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا دائرہ ہے، اس کیمپ میں آنا پڑے گا جو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کا کیمپ لگا ہوا ہے۔ اس مجلس تحفظ ختم نبوت کا رکن بننا پڑے گا ٹھیک ہے۔

لوگوں نے کہا بالکل ٹھیک ہے۔

بھائی یہ نہ سمجھ لینا تمام مسلمان بھائی مجلس تحفظ ختم نبوت کے قائل ہیں اور اس کے رکن ہیں الحمد للہ! میں اپنے دوستوں سے کبھی کبھی کہا کرتا ہوں کہ تم جس ملک میں چلے جاؤ، جس جگہ چلے جاؤ، جس مسجد میں چلے جاؤ، وہ تمہاری ختم نبوت کا مرکز ہے اور تمہارا دفتر ہے۔ ہر مسلمان الحمد للہ مجلس تحفظ ختم نبوت کا رکن ہے کیونکہ وہ ختم نبوت پر عقیدہ اور ایمان رکھتا ہے۔ ٹھیک ہے بھائی (سب نے کہا ٹھیک ہے) یہ بات غلط تو نہیں ہے (سب نے کہا نہیں) لیکن اسی کے ساتھ جیسا کہ آپ کو معلوم ہے کام کرنے والے تھوڑے لوگ ہوتے ہیں اور کچھ لوگ جہاد کرنے والے ہوتے ہیں اور کچھ لوگ ان کو امداد پہنچانے والے ہوتے ہیں، کچھ اخلاقی مدد کچھ مالی مدد، جس قسم کی بھی مدد ان کو پہنچائی جا سکتی ہے، جو فوج مورچے پر لڑ رہی ہے، دشمن کے مقابلے میں ہمارے مورچے پر لڑ رہی ہے ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی رسد ختم نہ ہونے دیں، ان کا اسلحہ ختم نہ ہونے دیں جو مدد بھی ہم پہنچا سکتے ہیں ہم ضرور پہنچائیں اگر وہ رسد کے بغیر رہ گئے اگر وہ اسلحہ کے بغیر رہ گئے اگر اخلاقی اور مالی مدد ان کو نہ پہنچی تو ظاہر بات ہے کہ وہ مورچوں کو سنبھال نہیں سکتے۔ مجلس تحفظ ختم نبوت کے آپ سارے کے سارے رکن ہیں، اس لئے کہ آپ سب ختم نبوت کے قائل ہیں اور یہ بات بھی ظاہر ہے کہ آپ سب کے سب یہ کام تو نہیں کر سکتے لیکن جو لوگ قادیانیوں کا تعاقب کر رہے ہیں اور مسلمانوں کو اس فتنہ سے آگاہ کر رہے ہیں ان کی امداد و تعاون کرنا یہ آپ کا اور میرا فرض ہے یا نہیں؟ (لوگوں نے کہا ہے)

بس میں یہ کہنا چاہتا ہوں اب تک ہم قادیانیوں کا اپنے ملک میں تعاقب کرتے رہے اور اللہ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ مرزا طاہر قادیانی کو وہاں سے بھاگنے پر مجبور کر دیا۔ اللہ نے اس کو بھگا دیا وہ لندن چلا گیا۔ اب ہمیں پوری دنیا میں قادیانیت کا مقابلہ کرنا ہے بزدل دشمن نے ہمیں للکارا ہے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلاموں کو للکارا ہے انہیں معلوم نہیں ہے کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام غازی علم الدین شہید کی مثالیں بھی پیش کر دیا کرتے ہیں۔ لندن میں ایک ختم نبوت کا مرکزی دفتر بنایا جائے گا۔ آپ حضرات میں سے بہت سے حضرات ہیں جنہوں نے اس میں اپنی خدمات پیش کی ہیں، میں ان سب کے لئے دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالی ان کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اللہ تعالی قیامت کے دن اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت ان کو نصیب فرمائے۔ (آمین)

وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

ختم نبوۃ

روزہ کی برکات

تحریر:۔ (مولانا) محمد اشرف کھوکھر

ہم جس کائنات میں سانس لے رہے ہیں وہ خدائے ذوالجلال کی صفت تخلیق کا ایک خوبصورت مظہر ہے۔ اگر ابتدائے کائنات کو محور فکر بنایا جائے تو یہ پتہ چلتا ہے کہ خداوند کریم نے بزم کائنات کو کسی مہمان کی تواضع کے لیے سجایا تھا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ وہ مہمان انسان تھا۔ جسے اشرف المخلوقات بنایا گیا۔ جس کی شہادت قرآن کریم میں سورۃ رحمٰن ہے۔ الرحمن علم القرآن ٥ خلق الانسان ٥ علمہ البیان ٥ الشمس والقمر بحسبان ٥ والنجم والشجر یسجدن ٥ واقعی ہمیں بولنے کی صلاحیت بخشی گئی، ہمیں پیدا کر کے علم دیا گیا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ علم و فن کسی کی میراث نہیں یہ ان زندہ قوموں کا سرمایہ ہے جو اس کی متلاشی رہتی ہیں۔ ہر ذی شعور جانتا ہے کہ صحن عالم میں پیدا ہونے والی ہر شے اپنی نوعیت اور قابلیت کے اعتبار سے عروج و زوال پذیر ہوتی ہے۔ تبدل و تسلسل کا سلسلہ جاری ہے۔ خدا معلوم کہ کتنے انقلاب آئے، کیا کیا بنا اور بگڑ گیا۔ کیسے کیسے آئے اور مٹ گئے، گلشن ہستی میں کتنے پھول کھلے اور مرجھا گئے اور نہ جانے کتنے پھول بن کھلے ہی جھڑ گئے اور خدا ہی جانتا ہے کہ آئندہ کیا ہوگا، کیونکہ دنیا کا مد و جزر ہمیشہ ہی تلاطم خیز رہا ہے۔

کائنات کی ہر شے خدائے ذوالجلال کے انتہائی خوبصورت شاہکار انسان کی گویا خدمت کے لیے پیدا کی گئی ہے جہاں اللہ رب العزت نے انسان کی مادی ضروریات کی ہر چیز مہیا فرمائی ہے۔ وہاں انسان کے اصل جوہر روح کی بالیدگی کا بھی بہترین انتظام فرمایا ہے۔ انسان کو سوچ و فکر کے نتیجے میں خود ساختہ راہوں پر آزاد نہیں چھوڑا اس لیے کہ انسانی حواس و ادراک بیرونی محرک کے محتاج ہیں۔ اس لیے اللہ رب العزت نے روح کی بالیدگی کا انتظام آسمانی ہدایات پر رکھا اور ایک لاکھ چوبیس ہزار کم و بیش انبیاء علیہم السلام کو مبعوث فرمایا۔ جن نفوس قدسیہ نے انبیاء علیہم السلام کی تعلیمات پر عمل کیا دونوں جہاں کی فوز و فلاح کے مستحق قرار پائے اور جنہوں نے نافرمانی کی دونوں جہاں میں خائب و خاسر ہوئے۔

روح کی بالیدگی کا انحصار عبادات کے صحیح طریقہ سے بجالانے پر رکھا اور عبادات میں روزہ روح کی بالیدگی کا بہترین عمل ہے جو از منہ قدیم سے مختلف اقوام عالم میں کسی نہ کسی صورت میں موجود رہا ہے۔ روزہ کی سحری و افطاری اور اوقات میں تفاوت ضرور پایا جاتا رہا ہے۔ بالآخر اللہ رب العزت کے آخری پیغمبر حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تکمیل نبوت و رسالت کے ساتھ عبادات کے طریقوں کو اللہ تعالیٰ نے حتمی شکل تک پہنچایا اور کامیابی و کامرانی کے حصول کے لیے "اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول" کا حکم دے دیا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے آخری نبی و رسول حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہونے والی آخری غیر متبدل محفوظ و مامون کتاب قرآن مجید میں سورۃ بقرہ آیت (١٨٣۔١٨٤) میں ارشاد فرمایا:

ترجمہ:۔ "اے لوگو جو ایمان لائے ہو تم پر روزے فرض کر دیئے گئے۔ جس طرح تم سے پہلے انبیائے کے پیروؤں پر فرض کئے گئے تھے۔ اس سے توقع ہے کہ تم میں تقویٰ کی صفت پیدا ہوگی۔ چند مقررہ دنوں کے روزے ہیں۔ اگر تم میں سے کوئی بیمار ہو یا سفر پر ہو تو دوسرے دنوں میں تعداد پوری کرے جو لوگ روزے رکھنے کی قدرت رکھتے ہوں (پھر نہ رکھیں) تو وہ فدیہ دیں۔ ایک روزے کا فدیہ مسکین کو کھانا کھلانا ہے اور جو اپنی خوشی سے کچھ زیادہ بھلائی کرے تو یہ اس کے لیے بہتر ہے۔ اگر تم سمجھو تو تمہارے حق میں اچھا یہی ہے کہ روزے رکھو۔" (البقرہ ١٨٣۔١٨٧)

رسول آخرین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم نے قبل از رمضان المبارک خطبہ ارشاد فرمایا:

لوگو! تم پر ایک عظیم الشان مہینہ سایہ فگن ہو رہا ہے جس میں ایک ایسی رات ہے جو ہزار مہینے سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس مہینے کے دنوں میں روزے کو فرض قرار دیا ہے اور رات کی عبادات (تراویح) کو باعث اجر و ثواب بنایا۔ اس ماہ مبارک میں جو نفلی عبادت سے قرب خداوندی کا طالب ہو اس کے لیے فرض عبادت کا ثواب ہے اور ایک فرض کا ادا کرنا ستر فرضوں کے برابر ہے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے، یہ ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے۔ (شعب الایمان بیہقی)

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

"رمضان المبارک کا اول حصہ رحمت، درمیانہ حصہ بخشش اور آخری حصہ دوزخ سے آزادی کا ہے۔" (شعب الایمان)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مزید فرمایا:

"رمضان المبارک میں جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں، دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین کو طوق پہنا دیئے جاتے ہیں۔ ہلاکت ہے

اس شخص کے لیے جو رمضان کا مہینہ پائے اور پھر اس کی بخشش نہ ہو۔ جب اس مہینے میں بخشش نہ ہوئی تو کب ہوگی ؟(طبرانی......ترغیب)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

"جس نے ایمان کے جذبے اور طلب ثواب کی نیت سے رمضان کے روزے رکھے' اس کے گزشتہ گناہوں کی بخشش ہوگئی"(بخاری' مسلم 'مشکوٰۃ)

خاصہ کائنات محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"نیک عمل جو آدمی کرتا ہے تو اس کے لیے عام قانون یہ ہے کہ نیکی دس سے لے کر سات گنا تک بڑھائی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں مگر روزہ اس قانون سے مستثنیٰ ہے (کہ اس کا ثواب ان اندازوں سے نہیں عطا کیا جاتا) کیونکہ وہ میرے لیے ہے اور میں خود ہی اس کا (بے حد وحساب) بدلہ دوں گا اور روزہ دار کے لیے دو فرحتیں ہیں۔ ایک فرحت افطار کے وقت ہوتی ہے اور دوسری فرحت اپنے رب سے ملاقات کے وقت ہوگی اور روزہ دار کے منہ کی بو (جو خلو معدہ کی وجہ سے آتی ہے) اللہ کے نزدیک مشک (عنبر) سے زیادہ خوشبودار ہے۔(بخاری و مسلم)

رسول آخرین صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"قیامت کے دن روزہ اور قرآن بندے کی شفاعت کرتے ہیں روزہ کہتا ہے اے رب میں نے اسے دن بھر کھانے پینے اور خواہشات سے دور رکھا۔ اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔"(بیہقی)

ان چند سطور میں روزہ کی افادیت واہمیت کا احاطہ ناممکن ہے لہٰذا اب ہم ابتداء میں لکھی گئی قرآن مجید کی آیت مبارکہ کے آخری حصہ میں بیان کردہ حقائق کا طبی نکتہ نظر سے مطالعہ کریں گے۔

(۱) روزہ کا حیران کن اثر انسان کے نظام انہضام پر ہوتا ہے جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ نظام ہضم ایک دوسرے سے ملحق بہت سے اعضاء مثلاً منہ' جبڑے 'لعاب دہن' زبان' گلا اور مقوی نالی یعنی معدہ تک خوراک کو لے جانے والی نالی۔ نظام انہضام غیر معمولی طور پر مصروف رہتا ہے۔ اعصابی دباؤ اور غلط قسم کی خوراک کی وجہ سے ایک طرح گھس جاتا ہے۔ روزہ ایک طرح اس سارے نظام پر رمضان المبارک کی ایک ماہ کے عرصہ میں آرام طاری کردیتا ہے۔

(۲) جگر بھی تقریباً چھ گھنٹے تک آرام کرلیتا ہے جو انسانی حیات میں بہت اہمیت کا حامل ہے۔ جگر پر روزہ کی برکات میں ایک وہ ہے کہ جو کیمیائی عمل پر اثراندازی سے متعلق ہے۔ روزہ سے جگر کے افعال میں توازن پیدا ہوجاتا ہے۔

(۳) انسانی معدہ روزے کے ذریعے جو بھی اثرات حاصل کرتا ہے وہ بے حد فائدہ مند ہوتے ہیں۔ اس ذریعے سے معدہ سے نکلنے والی رطوبتیں بھی بہتر طور پر متوازن ہوجاتی ہیں۔ جو لوگ زندگی میں روزہ نہیں رکھتے ان کے دعوؤں کے برخلاف یہ ثابت ہوچکا ہے کہ ایک صحت مند معدہ شام کو روزہ کھولنے کے بعد زیادہ کامیابی سے ہضم کا کام سرانجام دیتا ہے۔

(۴) روزہ آنتوں کو آرام وسکون اور توانائی فراہم کرتا ہے۔ اس طرح ہم ان تمام بیماریوں کے حملوں سے محفوظ ہوجاتے ہیں جو ہضم کرنے والی نالیوں پر ہوسکتے ہیں۔

(۵) روزے کے دوران خون پر بہت ہی فائدہ مند اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ دن میں روزہ کے دوران خون کی مقدار میں کمی کے باعث دل کو آرام پہنچتا ہے۔ آج کا انسان ماڈرن زندگی کے مخصوص حالات میں شدید تناؤ کا شکار ہے۔ رمضان کے ایک ماہ کے روزے سے دوران خون پر مثبت اثرات مرتب ہوتے ہیں اور طبی نکتہ نظر سے شریانوں کی دیواروں کی سختی سے بچنے کی تدبیر ہوجاتی ہے۔

(۶) روزے کی حالت میں گردے بھی آرام کی حالت میں ہوتے ہیں۔ اس طرح روزے کی برکت سے ان کی قوت بحال رہتی ہے۔

(۷) روزہ کا ایک مثبت اثر جسم کے خلیات کے اندرونی سیال مادوں کے درمیان توازن کو قائم رکھنے سے ہے۔ چونکہ روزے کے دوران مختلف سیال مقدار میں کم ہوجاتے ہیں اس لیے خلیوں میں بڑی حد تک سکون پیدا ہوجاتا ہے۔

(۸) روزے کا انسان کے اعصابی نظام پر بھی مثبت اثر پڑتا ہے۔ روزے کے دوران اعصابی نظام مکمل سکون اور آرام کی حالت میں ہوتا ہے۔ یہ ایک حقیقت ہے کہ عبادات کی بجاآوری سے حاصل شدہ تسکین ہماری تمام کدورتوں اور غصے کو دور کردیتی ہے۔

(۹) روزے کے دوران ہماری جنسی خواہشات چونکہ علیحدہ ہوجاتی ہیں اس وجہ سے بھی ہمارے اعصابی نظام پر منفی اثرات مرتب نہیں ہوتے۔

رمضان المبارک کے دوران عبادات کی مہربانیوں کی بدولت صاف وشفاف اور جو تسکین اور قلبی راحت ملتی ہے اس مختصر سے مضمون میں احاطہ ناممکن ہے۔ رمضان المبارک حدیث رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی روشنی میں محبتوں' مروتوں' ہمدردی اور غمخواری کا مہینہ ہے جو عنقریب سایہ فگن ہونے والا ہے۔

اس ماہ مقدس میں دعاؤں میں بخل بھی نہیں کرنا چاہیے۔ آپ اپنے لیے، میرے لیے، اپنے اعزہ واقربا کے لیے، اپنے کنبے وقبیلے کے لیے' ملک وقوم اور تمام امت مسلمہ کے لیے پر خلوص دعائیں ضرور مانگیں۔ اللہ رب العزت مجھے آپ کو اور ہم سب کو روزہ اور رمضان المبارک کے دیگر اعمال کو پورے خلوص دل کے ساتھ بجالانے کی توفیق عطا فرمائے۔(آمین ثم آمین)

مبین ٹرسٹ (وقف)

مبین ٹرسٹ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے ہے جسکی بنیاد توکل علی اللہ ہے۔

مبین ٹرسٹ کا انتساب سیدالاولین والآخرین وخاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام صحابہ کرام (رضوان اللہ علیہم اجمعین) کی طرف ہے۔

مبین ٹرسٹ ایک خود مختار پرائیویٹ ادارہ ہوگا۔ کسی جماعت یا پارٹی سے منسلک نہیں ہوگا۔

مبین ٹرسٹ کا اوّلین مقصد صحیح اور سچی دینی تعلیمات کو قرآن وسنت کے مطابق پیش کرنا ہوگا

مبین ٹرسٹ غیر سرکاری، غیر سیاسی اور غیر تجارتی ہوگا

مبین ٹرسٹ کسی قسم کا سودی لین دین نہیں کرے گا

مبین ٹرسٹ تدریجاً تین زبانوں اُردو، عربی، انگریزی میں اشاعت کرے گا۔

مبین ٹرسٹ غیر ضروری اور فروعی اختلافات سے ہٹ کر "ضروریات دین" کی اشاعت صدقہ جاریہ کے جذبے سے کرے گا۔

مبین ٹرسٹ ہر قسم کے مناظرہ، بحث وتمحیص سے مکمل اجتناب کرے گا۔

مبین ٹرسٹ کسی قسم کا چندہ نہ کرے گا اور نہ کسی کو اس کی اجازت دے گا۔

مبین ٹرسٹ حکومت سے مالی امداد کی درخواست نہیں کرے گا۔

مبین ٹرسٹ اُمت مسلمہ کی بھلائی اور اتحاد کے لیے بھرپور کوشش کرے گا۔

مبین ٹرسٹ تمام مسلمانوں کی جان و مال عزت کو محترم سمجھتا ہے۔

مبین ٹرسٹ ذیلی فلاحی تدریسی، دینی اداروں کے لیے کوشاں رہے گا۔

ختم نبوة

قادیانیوں کا تخت ہزارہ میں فساد

مجرم کون ہے؟ فیصلہ آپ کریں!

حضرت حافظ محمد اکرم طوفانی ناظم نشریات و اطلاعات عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گزشتہ پچاس سال سے جب سے معرض وجود میں آئی ہے قادیانیوں کی ارتدادی اور فسادی سرگرمیوں کو آئینی طریقہ سے روکنے کی کوشش کر رہی ہے اور ہمیشہ قانون کی بالادستی کے لیے کام کیا ہے۔ گزشتہ دس سال سے ہم نے قادیانیوں کے خلاف سینکڑوں مقدمات تھانوں میں درج کرائے ہیں اور اب تک وفاقی کارروائی میں رواں دواں ہیں۔ قادیانی ایک مقدمہ بھی ہمارے خلاف بطور مثال کے پیش نہیں کر سکتے کہ ہم نے یا ہماری جماعت کے کسی مبلغ نے ان پر حملہ کیا ہو اور ان کو نقصان پہنچایا ہو یا ان کو قتل کیا ہو لیکن قادیانیوں نے اب تک آئینی ترمیم کو نہ تو قبول کیا ہے اور نہ ہی اس پر عمل کرنے کی کوئی مثال ملتی ہے اور حکومت بھی امریکہ اور دیگر مغربی اقوام کے دباؤ پر قادیانیوں کو آئین کے دائرے میں رکھنے کے لیے تیار نہیں ہے' ایسی صورت میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے پاس ایک ہی راستہ باقی رہ جاتا ہے کہ یا تو قادیانیوں کو کھلا چھوڑ دیا جائے جو ان کی مرضی ہے کرتے رہیں۔ یا پھر تمام مسلمان ان قادیانیوں کی فسادی اور ارتدادی سرگرمیوں کے آگے اسلام کا بند باندھیں ۔ خصوصاً جب سے فوجی حکومت آئی ہے خدا جانے کس کی شہہ پر یہ بہت سے زیادہ شوخیاں کرنے میں مصروف ہو گئے ہیں اور ملک میں مختلف جگہ پر

اعلان کرتے پھر رہے ہیں کہ ہمیں اپنی تبلیغ سے کوئی نہیں روک سکتا' مرزائیوں کی تبلیغ صرف اور صرف یہی ہے کہ دنیا کے ہر کونے میں جہاں کہیں موجود ہیں وہ محمد ﷺ کے مقابلہ میں مرزا غلام احمد قادیانی کو پیش کرتے ہیں اور ان کا یہی جرم اس قدر بھیانک اور قبیح کفر ہے کہ اس کے مقابلے میں دنیا کے تمام کفر ہیچ ہیں کوئی بھی مسلمان خصوصاً وہ مسلمان جو عقیدہ ختم نبوت کی حقیقت کو سمجھتا ہے وہ یہ نعرہ کسی بھی صورت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ کہ ''ختم نبوت زندہ باد' قادیانیت مردہ باد'' اس لیے کہ ہر ایمان والے کے ایمان کا یہ حصہ ہے۔ مسلمان حضور ﷺ کے دشمن کو مردہ باد نہ کہیں تو مسلمان مسلمان نہیں رہ سکتا۔ اب قادیانی تو مرزا کی جھوٹی نبوت سے اپنی بغاوت کا اعلان کر دیں اور اگر وہ مرزا کی جھوٹی نبوت سے بیزاری کا اعلان نہیں کرتے تو وہ مسلمانوں سے کیسی توقع رکھتے ہیں کہ وہ اپنے ایمان کو پس پشت ڈال دیں گے ہرگز نہیں ابابا آدم سے اللہ تعالیٰ اعلان کرتے ہیں کہ آخری نبی حضور ﷺ ہیں۔ اور ہر نبی نے اپنی امت کو اس سے آگاہ رکھا۔ تاریخ انسانیت میں اس مسئلہ سے مضبوط اور کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ لہٰذا حکومت بھی احساس کرے اور قادیانی بھی یہ باور کر لیں کہ جب تک ایک مسلمان بھی باقی ہے۔ حضور ﷺ کے مقابلے میں جھوٹی نبوت کے مردہ باد کا نعرہ لگایا جاتا رہے گا۔ ہم حکومت سے یہ مطالبہ کرنے میں حق بجانب ہیں کہ پاکستان میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں کے ساتھ قادیانیوں کا تنازعہ ہوا ہے ان سب تنازعات میں قادیانیوں کی اشتعال انگیزی کارفرما ہے اور ہم مسلسل حکومت کو آگاہ کرتے چلے آ رہے ہیں کہ قادیانیوں کو آئین اور قانون کا پابند کیا جائے اور ان کو خلاف آئین سرگرمیوں سے روکا جائے لیکن افسوس کہ حکومت ٹس سے مس نہیں ہوتی نتیجہ یہ نکلا کہ قادیانیوں نے مزید جرات اور شرارت کا مظاہرہ کیا کہ کئی جگہ قتل غارت کی نوبت آئی۔ تخت ہزارہ میں قادیانی مدت سے شرارتوں میں مبتلا تھے۔ اور جب بھی کوئی موقع ہاتھ آئے شرارت کرنے سے باز نہ آتے۔ چنانچہ ایک مسلمان محمد اشرف لوہار جو تخت ہزارہ کا رہائشی ہے قادیانیوں نے اس کے گھر کے ساتھ آٹا پیسنے کی ڈیزل مشین لگانے کی کوشش کی تو محمد اشرف لوہار نے عدالت عالیہ سے Stay لے کر ان کی چکی مشین کو لگوانے سے رکوا دیا۔ خدا کا کرنا کہ ہفتہ پندرہ دن کے بعد اشرف لوہار کے بیٹے عمران کا ہاتھ چارہ کاٹنے والی مشین میں آ گیا اور اس کا ہاتھ کٹ گیا۔ بس ہاتھ کٹنا تھا کہ قادیانیوں نے شور مچانا شروع کر دیا کہ اس مسلمان کا ہاتھ صرف اس لیے کٹا ہے کہ اس کو ہمارے حضرت کی بددعا لگ گئی ہے اور اس واقعہ کو اس قدر عام کیا کہ تخت ہزارہ میں ہر چھوٹے بڑے نے کہا کہ بھائی یہ تو کس قدر سوچنے کی بات ہے کہ اس نے Stay لیا اور بیٹے کا ہاتھ کٹ گیا یہ مرزائیوں کے حضرت کی کرامت ہے۔ اب کوئی ذی شعور آدمی۔ مسلمان' سکھ' عیسائی یہ تصور کر سکتا ہے کہ کسی کو بھی خواہ وہ کافر ہو تکلیف پہنچے تو کیا یہ مرزا طاہر کی بددعا ہے۔ چند ماہ قبل حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی کراچی میں شہید ہوئے تو قادیانیوں نے اور خود مرزا طاہر کا بیان چھپا ہے کہ

مولانا محمد یوسفؒ ہماری مخالفت کا نشانہ بنے ہیں۔ یہاں بھی قادیانیوں نے یہی بھونڈا طریقہ اختیار کیا جب کسی مخالف پر کوئی مصیبت آئی یہ فوراً چلا اٹھے کہ یہ سب ہماری بددعا سے ہوا ہے۔ اور ہماری مخالفت سے ہوا۔ بھٹو مرا تو جب 'ضیاء الحق مرا تو تب اور اگر کوئی عالم دین شہید ہوا تب انہوں نے چلانا شروع کر دیا کہ ہماری مخالفت اور بددعا کا نتیجہ ہے۔ تخت ہزارہ میں بھی یہی مسمریزم فضا پھیلا دی گئی۔ چنانچہ سید اطہر شاہ تخت ہزارہ کی جامع مسجد سے اپنے گھر جاتے ہوئے چند بچوں کے ہمراہ یہ نعرہ لگاتے ہوئے ان کی عبادت گاہوں سے گزرنے لگے جو راستہ میں واقع ہے تو قادیانی جو کئی دنوں سے اس تاک میں تھے کہ کوئی شرارت ہو تو اطہر شاہ کو مزہ چکھائیں ساتھ قادیانی عبادت گاہ کے دروازے سے باہر نکلے تو شاہ صاحب چھوٹے بچوں کے ساتھ یہ نعرہ لگا رہے تھے کہ "ختم نبوت زندہ باد' مرزائیت مردہ باد" قادیانیوں نے شاہ صاحب کو پکڑا اور مکے اور ڈنڈوں سے مارتے پیٹتے اپنی عبادت گاہ میں لے گئے اور ساتھ ہی چند نو عمر بچے بھی داخل ہو گئے قادیانیوں نے عبادت گاہ کا دروازہ بند کر لیا اور ان بچوں کے سامنے مکوں اور کلہاڑیوں سے اطہر شاہ کو اس قدر مارا کہ وہ بے ہوش ہو گئے یہاں تک کہ شاہ صاحب کی زبان کاٹنے تک جرات کر ڈالی اور شاہ صاحب کی زبان شدید زخموں سے ختم ہونے کے قریب ہے۔ بچوں نے جب دیکھا کہ اطہر شاہ کو مار دیا گیا ہے تو وہ پریشان ہو کر سہم گئے اور قادیانی خود بھی سہم گئے کہ ہم نے یہ کیا کر دیا؟ یہاں تک کہ بچوں کو باہر نکال کر عبادت کا دروازہ پھر بند کر کے اندر انتظار کرنے لگے۔ بچوں نے گھر جا کر اپنے والدین کو بتایا' خبر دی کہ اطہر شاہ کو قادیانیوں نے مار ڈالا ہے چنانچہ

پولیس کو اطلاع دینے کی بجائے اسپیکر پر اعلان کر دیا کہ قادیانیوں نے اطہر شاہ مبلغ ختم نبوت کو اپنی عبادت گاہ میں مار ڈالا ہے۔ چنانچہ مسلمانوں نے گھروں سے نکل کر ان کی عبادت گاہ کا رخ کر لیا پہلے مرحلے میں بیس پچیس مسلمان آئے اور انہوں نے قادیانیوں سے مطالبہ کیا کہ دروازہ کھولو اور شاہ صاحب کی لاش ہمارے حوالے کر دو لیکن قادیانیوں نے دروازہ کھولنے میں لیت و لعل سے کام لیا یہاں تک دس پندرہ منٹ کے بعد ڈھائی تین صد مسلمان مرد و زن جمع ہو گئے اور آخری وارننگ دی کہ دروازہ کھول دو ورنہ ہم دروازہ توڑ کر اندر داخل ہو جائیں گے۔ جب قادیانیوں نے یہ سنا کہ مسلمان دروازہ توڑ کر اندر آنے کی کوشش میں ہیں تو چند قادیانی عبادت گاہ کی چھت پر چڑھ کر اوپر سے اینٹیں مارنا شروع کر دیے تاکہ مسلمان اس سے ڈر کر بھاگ جائیں اور دو تین ہوائی فائر بھی کئے تاکہ مسلمان بھاگ جائیں لیکن بدبخت یہ بھول چکے تھے کہ انہوں نے جو حرکت کی ہے ان کی یہ حرکت مسلمانوں کو واپس بھاگنے نہیں دے گی ان کی اس حرکت سے مسلمان اور مشتعل ہو گئے اور دروازہ توڑ دیا اور دیوار کو دھکا لگا کر گرا دیا اور اندر داخل ہو گئے تو تقریباً پندرہ بیس آدمی اندر ادھر ادھر بھاگنے لگے مسلمانوں نے جب دیکھا کہ شاہ صاحب مردہ پڑے ہیں ان کا خون بہہ رہا ہے۔ تو مشہور بات ہے کہ خون شہیداں رنگ لاتا ہے مسلمانوں سے شاہ صاحب کی یہ حالت دیکھی نہ گئی وہ روڑے اور اینٹیں لے کر اپنے ہاتھوں سے قادیانیوں کی ساتھ دست بدست جنگ میں محو ہو گئے لیکن قادیانیوں کے اوسان خطا ہو چکے تھے اور اشتعال کی تمام صورتیں استعمال کر چکے تھے اور جو آگ لگاتا ہے کبھی خود بھی اس میں جھلس جاتا ہے۔ چنانچہ کوئی مسلمان اوپر چھت پر چڑھے کوئی نیچے۔ ڈھائی تین صد کا مجمع تھا کسی کے ہاتھ میں اینٹ کسی کے ہاتھ میں روڑا۔ خدا جانے کسی کی ضرب سے کس کے روڑے سے اشتعال پھیلانے کا سبب بننے والے قادیانیوں سے پانچ آدمی اپنے انجام کو پہنچ گئے۔ اب فیصلہ آپ ہی کریں! ایسے حالات واقعات میں مجرم کون ہے؟ قادیانی یا مسلمان

بقیہ: اگر قادیانی نہ ہوتے...

شہر شہر میں گھاتیں اور ارتدادی وارداتیں

اور پورے ملک میں پھیلائے گئے قادیانی جال

لیکن یہ سب کچھ دیکھ کر ہماری خاموشی...... مسلسل خاموشی...... کیا یہ خاموشی ہمارے ایمان کی موت کا اعلان تو نہیں؟ کیا یہ خاموشی رسول اللہ ﷺ سے بے تعلقی کا اعلان تو نہیں؟

علمائے کرام! یہ خاموشی کیوں؟

مشائخ عظام! یہ چپ کیوں؟

پیران کرام! لبوں پر یہ سکوت کیوں؟

دانشورو! یہ زبان بندی کیوں؟

ملی راہنماؤ! ہونٹوں پر یہ تالے کیوں؟

اے خطیبو! کچھ تو بولو

اے ادیبو! کچھ تو لکھو

اے شاعرو! کچھ تو کہو

اے دانشورو! کچھ تو اظہار کرو۔

دیکھو وقت تمہاری ایمانی غیرت اور تمہارے عشق رسول ﷺ پہ نوحہ خوانی کرتے ہوئے کہہ رہا ہے۔

نعرہ زن ہے وحشت تاتار ہم خاموش ہیں
لٹ رہا ہے مصر کا بازار ہم خاموش ہیں
نیل کے ساحل پہ اترے رہزنوں کے قافلے
دیدہ اسلام ہے خونبار ہم خاموش ہیں
آج کیونکر مصلحت نے روک دی تیری زباں
آج کیوں اے جرات اظہار ہم خاموش ہیں
اک ہمیں تھے جن کو توفیق سخن تھی بزم میں
ہم تھے مشرق کے لب گفتار ہم خاموش ہیں
بول "اے مسلمان!" خاموشی کی یہ ساعت نہیں
طعنہ زن ہیں ہر طرف اغیار ہم خاموش ہیں

محمد طاہر رزاق صاحب

اگر قادیانی نہ ہوتے تو......

......اسلام کے مقابلہ میں ایک جعلی اسلام جنم نہ لیتا......

......دنیا میں انگریزی نبوت کا جال نہ بچھایا جاتا......

......اسلام کو ارتدادی لباس نہ پہنایا جاتا......

......قرآن میں تحریف وتبدل کے طوفان نہ اٹھائے جاتے......

......احادیث رسول ﷺ کو مسخ کر کے ان کے معانی ومفاہیم کو بدلا نہ جاتا......

......مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے مقابلہ میں قادیان وربوہ آباد نہ کیے جاتے......

......رسول اللہ ﷺ کی عزت وناموس پر خاک نہ اڑائی جاتی......

......حریم نبوت پہ ارتدادی کتے نہ بھونکتے......

......انگریز کو ہندوستان میں استحکام نہ ملتا......

تحریک آزادی بہت جلد اپنی منزل پہ پہنچ جاتی......

......انگریز کا جاسوسی کا نظام بہت کمزور ہوتا......

......بیرونی دنیا میں ہزاروں بدقسمت قادیانیت کو اسلام سمجھ کر قبول نہ کرتے......

......ہندوستان میں ہندوؤں اور عیسائیوں کو توہین رسالت کی جرات نہ ہوتی......امہات المومنین اور رنگیلا رسول ﷺ ایسی غلیظ اور متعفن کتابیں نہ لکھی جاتیں......

...... تقسیم ہندوستان میں ضلع گورداسپور پاکستان میں شامل ہوتا......گورداسپور کے ہزاروں مسلمان موت کے گھاٹ نہ اترتے......مسلمان عورتیں ہندوؤں اور سکھوں کی بربریت کی نذر نہ ہوتیں......ان کے بچے اور گھربار جلائے نہ جاتے......

......مسئلہ کشمیر پیدا نہ ہوتا......سارا کشمیر پاکستان میں شامل ہوتا......کیونکہ کشمیر جانے کے لیے ہمارے پاس صرف گورداسپور ہی ایک زمینی راستہ ہے......

......بھارت کے ساتھ پانی کا تنازعہ نہ ہوتا......کیونکہ پاکستان کے تقریباً تمام بڑے دریاؤں کا منبع کشمیر ہے......

......پاکستانی افواج میں موجود قادیانی جرنیل قادیان پہنچنے کے لیے بار بار کشمیر کے محاذ پر جنگیں شروع نہ کراتے......

......لاکھوں کشمیری مجاہدین کو موت کے گھاٹ نہ اتارا جاتا......جیلوں میں اذیتیں نہ دی جاتیں......

......بین الاقوامی سازشوں کا اڈہ "ربوہ" (موجودہ چناب نگر) معرض وجود میں نہ آتا......

......جی۔ ایچ۔ کیو کے دفاعی راز اسلام دشمن طاقتوں کے پاس نہ پہنچتے......

...... سر ظفر اللہ پاکستان کا وزیر خارجہ نہ بنتا......اور خارجی تعلقات میں پاکستان تباہ نہ ہوتا۔ بیرون ممالک ہمارے سفارت خانے قادیانیت کی تبلیغ کے اڈے نہ بنتے......اور کئی اسلامی ممالک سے پاکستان کے تعلقات خراب نہ ہوتے۔

......ہزاروں مسلمان نوجوان نوکری اور چھوکری کے لالچ میں بے ایمان اور مرتد نہ بنتے......

......پاکستان کو قادیانی ریاست بنانے کے لیے فوج میں ہولناک سازشیں جنم نہ لیتیں......

......لیاقت علی خان کو قتل کر کے ملک میں دہشت گردی کی بنیاد نہ رکھی جاتی......یاد رہے کہ لیاقت علی خان کا جرمن نژاد قاتل "کنزلے" "سر ظفر اللہ" کا لے پالک بیٹا تھا......

......پاکستان کو ۱۹۶۵ء کی جنگ میں جھونک کر ملک کی زرعی اور صنعتی ترقی کو تباہ نہ کیا جاتا......اور سترہ دن کی جنگ سے ملک کا خزانہ خالی نہ ہوتا......

...... بیرون ممالک کفر (قادیانیت) کی تبلیغ کے لیے حکومت پاکستان کے خزانے کے اربوں روپے ہڑپ نہ ہوتے......

...... سقوط ڈھاکہ کا سانحہ نہ ہوتا......نوے لاکھ اسلامی فوج قید نہ ہوتی...... مسلمان فوج کی پوری دنیا میں رسوائی نہ ہوتی......ایم۔ ایم۔ احمد قادیانی بنگالی مسلمانوں میں احساس محرومی پیدا نہ کر سکتا...... انہیں علیحدگی کی بغاوت پر آمادہ نہ کر سکتا......علیحدگی پسند بنگالی مسلمان دوسرے مسلمانوں کے خون سے ہاتھ نہ رنگتے......

...... ڈاکٹر عبدالسلام قادیانی کے ذریعہ کہوٹہ ایٹمی پلانٹ کا ماڈل اسرائیل نہ پہنچتا...... اسرائیل کہوٹہ ایٹمی پلانٹ پر حملہ آور نہ ہوتا......کیونکہ اسرائیل کی فوج میں چھ سو قادیانی بھرتی ہیں......اگر چند منٹ قبل اس سازش کا پتہ نہ چلتا......تو نعوذباللہ کہوٹہ ایٹمی پلانٹ تباہ ہو جاتا......

...... ڈاکٹر منیر احمد قادیانی پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے اربوں روپے ہضم نہ کر سکتا......اور

پاکستان اٹامک انرجی کمیشن کے ڈھانچے کو تباہ نہ کر سکتا......

......اعلیٰ عہدوں پر بیٹھے قادیانی مختلف محکموں میں اپنی قادیانی لابی کی کھیپ بھرتی نہ کر سکتے......

......ہندوستان میں تردید جہاد کی تبلیغ نہ ہوتی......

......مسئلہ سندھ پیدا نہ ہوتا......سندھ میں قتل وغارت کے بازار گرم نہ ہوتے......

...... پاکستان میں علاقائی اور لسانی تنظیمیں نہ بنتیں......

...... وطن عزیز میں دہشت گردی اور مذہبی منافرت پیدا نہ ہوتی......

...... حکومتوں کی بار بار ٹوٹ پھوٹ سے عدم استحکام اور بے یقینی کی فضا پیدا نہ ہوتی......

...... پاکستان توڑنے کی سازشیں کبھی سر نہ اٹھاتیں......

پاکستان کو بدنام کر کے لاکھوں قادیانی بیرونی ممالک میں سیاسی پناہ حاصل کر کے اربوں ڈالر کما کر قادیانی جماعت کا پیٹ نہ بھرتے......

......آج ہمارے معاشرے میں عریانی اور فحاشی نے پنجے نہ گاڑے ہوتے......

...... مرزا قادیانی ملعون کے جھوٹی نبوت کا دروازہ کھولنے کی بعد ہندوستان میں مزید جھوٹے نبی پیدا نہ ہوتے......اور وہ اسلام پر تیغ نہ کرتے......

......پاکستان میں قرآن پاک کو جلانے کے واقعات نہ ہوتے...... قرآن پاک کے نسخوں کو گندے نالوں میں نہ پھینکا جاتا......

...... کپڑوں پر اللہ اور نبی اکرم ﷺ کا نام نہ چھاپے جاتے...... جوتوں کے تلووں پر لفظ اللہ نہ لکھا جاتا......بندر کے ہاتھوں میں سعودی عرب کا کلمہ طیبہ والا پرچم نہ تھمایا جاتا......

...... ملعون سلمان رشدی اور ملعونہ تسلیمہ نسرین پیدا نہ ہوتے......

......پاکستان میں نفاذ اسلام کی تحریکیں ناکام نہ ہوتیں......

......پاکستان میں تحفظ ختم نبوت کی تحریکیں نہ چلتیں......جن میں دس ہزار مسلمان شہید ہوئے......دو لاکھ مسلمان قید ہوئے......دس لاکھ متاثر ہوئے......

...... ہندوستان کے بہترین علماء' بہترین خطیب' بہترین ادیب بہترین صحافی بہترین شاعر بہترین دانشور قادیانی فتنے کی سرکوبی میں کھپ گئے......ان بہترین لوگوں نے جتنی جدوجہد اور محنت اس فتنہ کے خلاف کی......اتنی جدوجہد اور محنت سے ایک بڑا عظیم مسلمان ہو سکتا تھا......

......امت کے سرکردہ افراد قادیانی فتنہ کی گوشمالی میں اتنے مصروف رہے......کہ ہندوستان میں کئی اور فتنوں کو سر اٹھانے کا موقع مل گیا......

اے ملت اسلامیہ!

اسلام پر قادیانیوں کے پے در پے یلغاریں
تحت ختم نبوت پہ قادیانیوں کی مسلسل ڈاکہ زنی
قدم قدم پہ ارتداد کے بچھے ہوئے کانٹے
نگر نگر میں لگے ہوئے نبوت کے ڈاکوؤں کے پھندے
گاؤں گاؤں میں ایمان سوز بارودی سرنگیں

باقی صفحہ ۸ پر

عقیدہ توحید

فکر کے صحیح ہونے میں اولین بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی پہچان صحیح ہو جائے۔ خدا تعالیٰ کی پہچان اس کی صفات سے ہوتی ہے، لہٰذا ہر مومن کو ان صفات کا علم ہونا ضروری ہے جن کے ساتھ رب تعالیٰ موصوف ہے۔ اگر کوئی شخص خدا تعالیٰ کی صفات سے ہی ناواقف ہو گا تو وہ اللہ تعالیٰ کو صحیح طور پر نہیں پہچان سکے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کا گورنر بنا کر بھیجا تو فرمایا: "اے معاذ تم ایسی قوم کے ہاں جا رہے ہو جن میں زیادہ تر اہل کتاب یعنی یہود و نصاریٰ ہیں۔ جب تم وہاں پہنچو تو سب سے پہلا کام یہ کرنا کہ انھیں توحید و رسالت کی دعوت دینا یعنی وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں اللہ کا سچا رسول ہوں۔ توحید کا مطلب یہ ہے کہ جس طرح اللہ تعالیٰ کے سوا عبادت کے لائق کوئی نہیں ہے اسی طرح اس کے سوا خالق، مالک، مربی، غائبانہ حاجت روا، مشکل کشا، نفع اور نقصان دینے والا اور ہر جگہ حاضر و ناظر بھی نہیں ہے۔ اس کے سوا کوئی مختار مطلق نہیں ہے، وہی قادر مطلق ہے اور وہی علیم کل ہے، اس کے سوا باقی سب اللہ کی مخلوق اور اس کے بندے ہیں، معبود صرف وہی ہے باقی سب عابد ہیں حتیٰ کہ سارے نبی بھی عابد ہیں ان میں سے کوئی بھی معبود نہیں ہے۔ جبرائیل، میکائیل علیہما السلام اور دیگر مقرب فرشتے بھی عابد ہیں۔ وہ سب مامور ہیں جبکہ حاکم صرف خدا تعالیٰ کی ذات ہے۔ کسی چیز کو حلال یا حرام قرار دینا صرف اللہ تعالیٰ کا کام ہے اور مخلوق میں سے کسی کو بھی یہ اختیار حاصل نہیں۔ فرمایا اگر یہ باتیں اہل یمن کی سمجھ میں آ جائیں تو یہی خدا تعالیٰ کی صحیح پہچان ہے اور اسی کو توحید کا نام دیا گیا ہے۔ تم سب سے پہلے یہود و نصاریٰ کو توحید کی دعوت دینا"

(بحوالہ کتاب "صراط مستقیم قرآن کریم کی روشنی میں "مولانا مفتی محمد جمیل خان)

☆☆..........☆☆

واپسی

حقیقت فراموشی سے حقیقت شناسی تک سفر کیسے طے ہوا؟

شہرت' دولت' کمال فن اور دنیوی ترقی کو میرے لیے سکون قلب اور راحت جاں کا سبب بنا چاہیے تھا لیکن میرا معاملہ برعکس تھا' ایک اضطراب اور گھٹن ایک کرب اور خلش مجھے پریشان اور مسلسل پریشان کیے ہوئے تھی۔ میں محسوس کر رہی تھی کہ میرا وہ تمام ماضی جو فلمی دنیا سے وابستگی میں گزرا۔ مدہوشی حقیقت فراموشی' خسران اور گھاٹے سے عبارت ہے پھر جب میں حجاز مقدس کے سفر پر روانہ ہوئی' حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے گئی۔ وہاں بیٹھ کر کتاب اللہ کی تلاوت کرنے لگی' تلاوت کے ساتھ من کی دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا ہوتا محسوس ہونے لگا۔ سکون واطمینان کے خنک جھونکے روح کی تازگی میں اضافہ کرنے لگے اور بالآخر رجوع الی اللہ کے حتمی فیصلے تک پہنچ گئی۔

ایک معروف فلمی اداکارہ' مومنہ' صالحہ' قانتہ کیسے بنی...... ذیل میں ملاحظہ فرمایئے......... م۔ الف۔ ک

۱۹۷۰ء کی دہائی کے وسط تک شمس البارودی' مصر کی فلمی دنیا کا بڑا نام تھا۔ فن کی منزلیں طے کرتے کرتے شہرت ودولت کے لحاظ سے عروج کی آخری سیڑھیوں پر کھڑی تھی وہی شمس آج ایک مومنہ' صالحہ اور قانتہ کے روپ میں اللہ کے رنگ میں رنگی' بہت بڑی داعیہ بن چکی ہے۔

اتنا بڑا انقلاب کیسے رونما ہوا؟ شمس کی زندگی یکسر کیونکر بدل گئی؟ آیئے ہم شمس کی زندگی میں تغیر کا نقطہ آغاز تلاش کریں۔ مارچ ۸۱ء میں اس نے قاہرہ کے مشہور روزنامے "الاخبار" کو ایک انٹرویو میں بتایا تھا۔ میں اپنی اولاد کے لیے دنیا کا عظیم ترین تحفہ اور اللہ کی بہت بڑی نعمت ہوں۔ فن کی دنیا میں میری جگہ کوئی لے لیگا لیکن میرے بچوں کی ماں کے طور پر میرا مقام سنبھالنا کسی اور عورت کے لیے ممکن ہی نہیں۔ ماں اداکاری سے بلند اور مضبوط ترین رشتہ ہے۔ میرے خیال میں اسی لیے عورت کا حقیقی مقام اس کا گھر ہے تاکہ وہ اپنے شوہر اور بچوں کے ساتھ پرمسرت زندگی گزارے۔

اور اپریل ۸۶ء میں خواتین کے مشہور جریدہ" حوا" کو انٹرویو میں شمس نے کہا تھا ازدواجی سعادت وراحت اور اولاد کی دیکھ بھال اور تربیت ہر چیز پر فائق ہے "جریدہ النساء" میں اس نے فلمی دنیا پر برستے ہوئے کہا فلمسازوں کی ایک غالب اکثریت فحشیات فروشوں کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔ یہ لوگ ہر وہ دھندا کرتے ہیں جو معاشرہ' مذہب اور قانون کی نظر میں برائی ہے۔

ان آراء کا اظہار شمس البارودی نے فلمی دنیا سے بالکل کنارہ کش ہونے سے قبل کیا تھا اس طرح اس کا فلمی دنیا کو ترک کرنا اور گمراہی کی راہوں سے ہٹ کر ہدایت وراستی اختیار کرنا کوئی ناگہانی واقعہ نہیں تھا۔ یہ بالآخر ہونا تھا شمس کا فکری سفر ان علامات کا عکاس تھا کہ وہ حقیقت کو پہچان چکی ہے حقیقت فراموشی سے حقیقت شناسی تک کا سفر کیسے طے ہوا؟ یہ انہی کی زبانی سنیے۔

"میں ۱۹۷۵ء ہی سے فلمی دنیا سے تائب ہونے کے بارے میں سوچ رہی تھی اپنے نفس سے میری جنگ جاری تھی۔ حتمی فیصلہ اس وقت کیا جب میں پہلی بار عمرے کے لیے گئی۔ مجھے پہلی مرتبہ شدت سے محسوس ہوا کہ میرا وہ تمام ماضی جو فلمی دنیا سے وابستگی میں گزرا' مدہوشی' حقیقت فراموشی' خسران اور گھاٹے سے عبارت ہے میں قائل ہو چکی تھی کہ میرے فلمی مشاغل حرام کے زمرے میں شامل ہیں۔"

یہ ظاہری طور پر میرے رجوع کی ابتداء تھی۔ حقیقی رجوع کا قصہ اس سے ذرا مختلف ہے وہ رجوع میرے اندر پروان چڑھ رہا تھا۔ الحمدللہ میرا تعلق ایک متدین گھرانے سے ہے میرے ماں باپ نماز' روزے اور دیگر فرائض کے پابند تھے میں نماز ایام طفولیت ہی سے پڑھتی رہی ہوں۔ لیکن برا ہو اسکول کی زندگی اور وہاں کی تعلیمی فضا کا مجھے دکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ ہمارے تعلیمی اداروں میں دینی تعلیمات اور تربیت کا کوئی مناسب انتظام نہیں تھا فرائض دین کی بجاآوری کی وہ روح جو گھر کی فضاء میں نشوونما پارہی تھی اسکول کے ماحول میں مرجھا گئی۔ میرے ایکٹریس کا روپ دھارنے میں اسکول کے ماحول کا بڑا گہرا دخل تھا کیونکہ عمر کے اس مرحلے میں اسکول کا کردار گھر کے مقابلے میں زیادہ موثر اور فیصلہ کن ہوتا ہے اسکول کے ماحول اور فضاء کا بچے کے ذہن اور افکار پر گہرا اثر پڑتا ہے۔

اسکول کے ماحول کی جملہ خرابیوں اور منفی

اثرات کے باوجود میں نے کبھی یہ سوچا تک نہ تھا کہ فلمی دنیا کی رونق بڑھانے کا سبب بنوں گی پھر کالج کی اخلاقی طور پر غیر صحت مند فضاء غیر نصابی سرگرمیوں' فلمی ستاروں کا جھرمٹ اور ان کی زندگیوں کی ظاہری چمک دمک نے میرے ناپختہ ذہن کو اسیر بنالیا اور میں غیر ارادی طور پر فلمی صنعت کی طرف راغب ہو گئی۔ کم عمری کا دور تھا لیکن فلمسازوں نے میرے لیے اپنے دروازے کھول دیئے اور میں دھیرے دھیرے ان پرکشش دروازوں کے حریری پردوں سے گناہ کی اس دنیا کے اندر داخل ہو گئی داخل کیا ہوئی وہاں کھو گئی۔ شہرت اور دولت دونوں میرے سامنے ہاتھ باندھے کھڑی تھیں میرا ہر قدم "کمال" اور "ترقی" کی طرف اٹھ رہا تھا۔

شہرت' دولت' کمال فن اور دینوی ترقی کو میرے لیے سکون قلب اور راحت جاں کا سبب بننا چاہیے تھا لیکن میرا معاملہ برعکس تھا ایک اضطراب اور گھٹن' ایک کرب اور خلش مجھے پریشان اور مسلسل پریشان کیے ہوئے تھی میں محسوس کر رہی تھی کہ میری نسوانیت میرے پیشے کے تقاضوں میں کچلی اور دبی جارہی ہے میں دولت اور شہرت کے بام عروج پر پہنچ کر بھی کچھ کھو رہی ہوں۔ اب مجھے اسٹوڈیوز کے بجائے گھر میں اپنے شوہر' حسن یوسف کی رفاقت میں زیادہ سکون ملتا' گھر کے ماحول میں عزت نفس اور اعتماد کی روح میں بالیدگی محسوس ہوتی۔ میرے اندر ایک بڑی تبدیلی رونما ہونے لگی۔ نمازوں کی پابندی میرا معمول بن گیا۔ قرآن پاک اور دینی کتب کے مطالعہ میں زیادہ وقت صرف ہونے لگا۔ اللہ تعالیٰ کے حضور میری دعاؤں میں کثرت پیدا ہو گئی۔

مجھے احساس تھا کہ ماحول اور ہم مشرقی شخصیت کے بناؤ اور بگاڑ میں بنیادی عامل کا درجہ رکھتے ہیں یہی وہ دور تھا جب زیارت کعبۃ اللہ اور ادائیگی عمرہ کی تمنائیں طوفان بن کر سینے میں امنڈنے لگیں۔ پیاسی روح بیت اللہ کی زیارت کا آب حیات پینے کے لیے مضطرب تھی لیکن سوال یہ تھا کہ ابھی میں شرعی حجاب اور ساتر لباس کی پابند نہیں ہو پائی تھی ایسے میں کیا میں عمرہ کے لیے جا سکتی ہوں یا نہیں؟ میری بعض سہیلیوں نے کہا کہ یہ شرط نہیں میں وقتی طور پر ان کے اس غلط خیال سے متفق ہو گئی۔

لیکن اللہ تعالیٰ کو ابھی یہ منظور نہیں تھا کہ میں اس کے گھر کی زیارت کروں' ابھی نفس مزید تطہیر کا غسل مانگ رہا تھا میرے شوہر حسن یوسف عمرے کے لیے روانہ ہوئے مگر میں شدید خواہش کے باوجود نہ جا سکی۔ ایک بڑی مشکل یہ تھی کہ مجھے اپنی بیٹی سے محبت تھی ڈر تھا کہ اس سفر میں اس سے جدائی برداشت نہیں کر سکوں گی میرے لیے گھر چھوڑ کر جانا گوارا نہیں تھا اور ساتھ لے جانے کی صورت میں اس کے تعلیمی حرج کا ڈر تھا میں عمرے کے لیے نہ جا سکی۔ بیٹی کا ہر طرح سے خیال رکھنے کے باوجود وہ کچھ ہو گیا جس کا ڈر لے کر میں سفر عمرہ سے باز رہی تھی پہلے بیٹی کو پھر بیٹے کو اور اس کے بعد خود مجھے ایک خطرناک اور متعدی قسم کے نزلے اور بخار نے آلیا۔ بچوں کے جس تعلیمی حرج کے احساس نے عمرے پر جانے سے میرے پاؤں باندھے تھے وہ حرج ہو کر رہا نہیں بیماری اور تکلیف سے بھی میں بچا نہ سکی۔ اس صورت حال سے میں اس کے سوا کوئی نتیجہ اخذ نہ کر سکی کہ یہ اللہ سبحانہ کی طرف سے مجھے عمرے پر نہ جانے کی سزا ملی ہے۔

سزا کے اس ہلکے سے جھٹکے نے میرے اندر اگلے ہی سال ۸۶ء میں ادائیگی عمرہ کا مصمم ارادہ پیدا کر دیا۔ جب پہلی مرتبہ میں نے اپنے سارے جسم کو ڈھانپنے والا پروقار سفید لباس زیب تن کیا اور بغیر میک اپ کے چہرے کے حقیقی اور فطری خدوخال لے کر نکلی تو میری روح ایک بے نام سی لذت سے جھوم اٹھی۔ مسرت میرے روئیں روئیں سے پھوٹنے لگی اور پورے وجود میں ایک سرشاری کی سی کیفیت دوڑنے لگی۔

اس سے قبل جب بھی مصر سے باہر میں نے کوئی سفر اختیار کیا تو میں بچوں کے بارے میں سخت فکرمند رہتی تھی اس مقدس سفر پر نکلی تو فکر و تشویش کی کوئی ہلکی سی پرچھائیں بھی میرے دل و دماغ پر باقی نہ تھی بلکہ ایک سکون سا چھایا ہوا تھا۔ حرم نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کے لیے گئی وہاں بیٹھ کر کتاب اللہ کی تلاوت کرنے لگی تلاوت کے ساتھ من کی دنیا میں ایک انقلاب عظیم برپا ہوتا محسوس ہونے لگا۔ سکون واطمینان کے خنک جھونکے روح کی تازگی میں اضافہ کرنے لگے۔ میں پھوٹ پھوٹ کر رو رہی تھی۔ آنسوؤں کی جھڑی لگی تھی آنسو بہتے جاتے اور سینے کے اندر سے تمام آلائشیں صاف ہوتی جارہی تھیں۔ مدینہ منورہ سے مکہ مکرمہ گئے' کعبہ مشرفہ بیت اللہ کے طواف کے ساتھ چکروں میں حجر اسود تک رسائی اللہ تعالیٰ نے میرے لیے ایک سے زیادہ مرتبہ سہل و ممکن بنائی وہاں میں نے رو رو کر دعائیں کیں اپنی اصلاح وہدایت کے لیے' پختگی ایمان اور توبہ وانابت پر قائم رہنے کے لیے' اپنے شوہر اور بچوں کے لیے اور اس شخص کے لیے جسے میں جانتی تھی۔ خلوص عجز کے ساتھ گڑگڑا کر رب العالمین کے حضور دعاؤں کا سلسلہ رب کے گھر کی زیارت اور رسوم عمرہ کی ادائیگی کے دوران جاری رہا۔ اس فریاد اور دعا والتجا کے دوران میرے اندر ایک نیا انسان پھوٹ رہا تھا' پہلی شمس البارودی فلم ایکٹریس مر رہی تھی گم ہو رہی تھی نئی دھلی دھلائی

صاف باطن اور پاک فکر کی حامل شمس رونما ہو رہی تھی میں نے وہاں حجاب کی پابندی اور شرعی اور ساتر لباس پہننے کا عہد کیا تب سے اب تک اس کی سختی سے پابند ہوں۔

میری شخصیت میں پھوٹنے والا انقلاب میرے شوہر کے لیے بھی بے انتہا خوشیوں کا موجب ثابت ہو رہا تھا وہ خود فلمی دنیا سے تعلق رکھتے ہیں فلمی اداکار ہیں لیکن انھیں میری توبہ اور رجوع الی اللہ کے فیصلے سے قلبی اطمینان اور راحت محسوس ہوئی جسے وہ میری شخصیت میں اس تغیر و انقلاب کے اندر ہی اندر منتظر تھے ان کے اپنے تاثرات یہ ہیں کہ شمس کے فلمی دنیا ترک کرنے اور خلوص دل سے اللہ کی اطاعت و بندگی اختیار کرنے کے بعد گھر جنت بن گیا ہے۔ گھر کے نظام میں استقرار اور سلیقہ آگیا ہے اور ہمارے درمیان سچی محبت اور مودت نے جنم لیا ہے۔ قرآن کی آیت اور اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس نے تمہارے لیے جوڑے پیدا کیے تاکہ تمہیں ان کے پاس سکون و راحت حاصل ہو اور تمہارے اندر مودت و رحمت کا جذبہ پیدا کیا۔" حسن یوسف کہتے ہیں کہ مجھے اس آیہ کریمہ کا حقیقی مفہوم شمس کی توبہ و انابت کے بعد سمجھ میں آیا۔"

میری توبہ و اصلاح نفس کے مثبت اثرات سب پر پڑے' بلکہ پورے کا پورا خاندان اس کے ثمرات سے متمتع ہو رہا ہے خاندان کی بہت سی عورتیں اور بچیاں میری تقلید میں شرعی لباس اور تعلیمات دین کی پابند ہو گئی ہیں۔

"پرانے باسیوں" سے میرا تعلق ٹوٹ گیا تاہم کبھی کوئی فنکارہ مجھ سے ملتی ہے یا رابطہ قائم کرنے کی کوشش کرتی ہے تو اسے راہ راست پر آجانے اور گناہ کی دنیا سے نکل آنے کی نصیحت کرتی ہوں۔ میرے بعد دو دوسری اداکارہ بہنیں شادیہ اور حناء اس میدان سے تائب ہو کر نکلیں۔ انھیں مصر کے مشہور و مقبول اسکالر اور عالم دین شیخ شعراوی المتولی نے دعوت دین اور اس راہ گناہ سے باز آنے کی ترغیب دی تھی وہ خود بھی اپنے اندر آمادگی محسوس کر رہی تھیں سو دونوں بہنوں نے شیخ شعراوی کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے رنگ و آہنگ کی اس دنیا کو چھوڑا۔ مجھے شادیہ کا وہ جملہ آج بھی کانوں میں رس گھولتا محسوس ہوتا ہے جب اس نے فلم نگری سے تائب ہونے کے بعد ٹیلی فون پر مجھ سے کہا السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔" اے میری بہن!"

اپنے ذوق مطالعہ کے بارے میں شمس کہتی ہیں میں فلسفے اور نفسیات کی کتب کا بہت مطالعہ کرتی رہی' میرے ذاتی کتب خانے میں سارتر' فرائڈ اور برگساں جیسے اہل قلم ہی ابھرے ہوئے ہیں۔ بلکہ فلسفیانہ موضوعات پر بحث مباحثے کا مجھے شوق رہا ہے۔ اب؟ میری دلچسپی کا واحد محور اور میرے مطالعے کا مرکز قرآن اور صرف قرآن ہے فقہ اور دینی تربیت کے موضوعات بھی پڑھتی ہوں۔

اپنی موجودہ سرگرمیوں کے بارے میں شمس بتاتی ہیں کہ میری نظر میں اہم ترین فریضہ مامتا کے تقاضوں کی تکمیل ہے۔ ماں مستقبل کی نسلوں کی صحیح بنیادوں پر تربیت کر کے انھیں عملی زندگی کے لیے تیار کرنے کی پابند ہے ملت اسلامیہ کی قوت کا انحصار ماں کے وظیفے پر ہے۔ کیونکہ تربیت روح وایمان کا سرچشمہ ماں ہی ہے۔ جن میں عورت اور مرد تمثیلات اور ڈراموں میں بزعم خود اصلاحی اور تبلیغی رول ادا کرتے ہیں وہ کہتی ہیں عورت کا غیر مرد کے ساتھ اختلاط ہی جائز نہیں' چہ جائیکہ وہ ڈراموں میں دین کے نام پر مردوں کے ساتھ ایسے رول کرتی پھرے جو دین کی بنیادی تعلیمات سے متصادم ہیں۔

شمس نے فلمی دنیا سے نکلنے کے بعد اپنی روزمرہ زندگی کے معمولات کو خدائی اور خانگی تقاضوں سے ہم آہنگ کر لیا ہے ان کا سونا جاگنا سب اس حوالے سے ہے کہ ان کے گھر میں سلیقہ مندی کیسے جھلکے اور ان کے شوہر اور بچوں کو راحت و آرام کیسے بہم پہنچے۔ وہ حد درجہ حساس ہیں کہتی ہیں کہ خدا اور شوہر کے بعد سب سے زیادہ حق بچوں ہی کا ہے۔" وہ اللہ تعالیٰ سے بہ کثرت دعا کرتی ہیں کہ ان کے بچوں کی اٹھان' نشوونما اور تربیت اسلامی تعلیمات کے مطابق ہو تاکہ وہ ہماری دنیا کی زینت اور آخرت کے لیے صدقہ جاریہ ثابت ہوں۔ شمس کہتی ہیں خدا ہر ماں کو توفیق بخشے کہ وہ اپنے بچوں کی تربیت کے فرض کی تکمیل پوری احساس ذمہ داری سے کرے۔ بچے جب تک چھوٹے ہیں' ان کی اصلاح و تعمیر اور تربیت کی کوشش ماں پر فرض عین ہے اس فرض کی تکمیل ہو چکے تو گھر سے باہر نکل کر دعوت دین کا عمل شروع ہوتا ہے بچوں والی عورت کے لیے وہ عمل فرض عین نہیں فرض کفایہ ہے۔

شمس کے اعلیٰ کردار اور حسن سیرت کے جملہ پہلوؤں میں صلہ رحمی ایک نمایاں پہلو ہے اپنے اقارب سے بڑھ کر وہ اپنے شوہر حسن یوسف کے عزیزوں اور رشتے داروں کی تواضع و خدمت میں مگن ہوتی ہیں اور ان کی موجودگی میں ان کی تواضع و خدمت کرتی ہیں اور جب وہ لوگ رخصت ہو جاتے ہیں تو انکی تعریفیں کرتے نہیں تھکتیں۔ انھیں معلوم ہے کہ ازدواجی لذتوں اور شوہر کی خوشنودی کے لیے یہ ایک عمدہ طریقہ ہے اس سے بڑھ کر یہ کہ اس روش میں سعادت اور نیک بختی ہے اور آخرت میں ثواب و اجر بھی!

(عربی ہفت روزہ المسلمون سے ماخوذ)

ختم نبوت

اخبارِ ختمِ نبوت

شیخ المشائخ پیر طریقت خواجہ خواجگان ولی کامل حضرت اقدس مولانا خان محمد دامت برکاتہم العالیہ کی ڈیرہ اسماعیل خان تشریف آوری

رپورٹ:۔ حافظ محمد امیر معاویہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی امیر' شیخ المشائخ پیر طریقت خواجہ خواجگان' ولی کامل حضرت اقدس مولانا خان محمد صاحب دامت برکاتہم العالیہ (خانقاہ سراجیہ کندیاں والے) دورروزہ دورہ پر ڈیرہ اسماعیل خان تشریف لائے تو ان کا بھرپور اور پرجوش استقبال کیا گیا۔ استقبال کرنے والوں میں خواجہ محمد زاہد' ممتاز عالم دین شیخ الحدیث حضرت مولانا علاؤالدین' مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر حاجی ریاض الحسن گنگوہی جمعیت علماء السلام کے مقامی رہنما قاری محمد نواز فاروقی' حافظ عبدالقیوم' حافظ امیر معاویہ' فضل قادری شعیب گنگوہی' قاری عصمت اللہ اور مجاہد تنظیموں کے رہنماؤں سمیت دیگر معززین وارا کین شامل تھے۔ حضرت اقدس کو ایک شاندار اور بڑے جلوس کی صورت میں جامع مسجد ختم نبوت لایا گیا۔بعد نماز ظہر حاجی ریاض الحسن کے گھر بہت سی خواتین کو بیعت سے سرفراز فرمایا ان کو وظائف اور نصیحتیں فرمائیں بعد ازاں قاری محمد نواز کے مدرسہ عثمانیہ تشریف لے گئے قاری محمد نواز نے ان کے اعزاز میں ظہرانہ دیا۔بعد نماز عصر جامع مسجد ختم نبوت میں علماء و خطباء اور دیگر معززین کی نشست ہوئی بعد نماز عشاء خاتم الانبیاء کانفرنس کی صدارت فرمائی۔ مقررین میں جمعیت علماء اسلام کے رہنماؤں اور مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی مبلغین' حافظ عبدالقیوم نعمانی' قاری فیاض الرحمان' قاری نورالحق مفتی شہاب الدین اور دیگر مقررین شامل تھے جبکہ مولانا اللہ وسایا جو کہ اس کانفرنس کے مہمان خصوصی تھے کو انتظامیہ نے ڈیرہ آمد پر پابندی لگادی۔ مقررین نے اس کی بھرپور مذمت کی اور انتظامیہ کی اس کارروائی کو قادیانیت پروری کا شاخسانہ قرار دیا۔ مقررین نے کہا کہ حکومت اپنے سامراجی آقا اور امریکہ کو خوش کرنے کے لیے انگریز کے خودکاشتہ پودے قادیانیت کی پشت پناہی سے باز آجائے ورنہ ان کا حشر بھی عبرتناک ہوگا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت روزاول سے ہی فتنہ قادیانیت کے خلاف برسرپیکار ہے۔ قادیانیوں کو کافر اقلیت قرار دلوانے کے بعد بھی ان کی ریشہ دوانیوں کو لگام دینے کے لیے کوشاں ہے موجودہ حکومت امریکہ کے اشارے پر ان کی سرگرمیوں سے چشم پوشی اختیار کر رہی ہے۔ قادیانیوں کو حساس عہدوں سے نوازا جارہا ہے جو کہ نہ صرف ختم نبوت بلکہ پاکستان کے آئین کی بھی خلاف ورزی ہے ہم اس خلاف ورزی کو برداشت نہیں کرسکتے حکومت ان کو حساس عہدوں سے برطرف کرے ورنہ ہم خود میدان عمل میں آکر اس کا سدباب کریں گے۔ آخر میں حضرت اقدس دامت برکاتہم نے دعا فرمائی۔ رات حاجی ریاض الحسن کے ہاں بسر فرمائی دوسرے دن صبح جناب خواجہ محمد زاہد' حافظ عبدالقیوم' حافظ امیر معاویہ نے ان کے اعزاز میں ناشتہ کا اہتمام کیا۔ حضرت مولانا فضل الرحمٰن بھی خصوصی طور پر شریک ہوئے۔

قائد جمعیت مولانا فضل الرحمٰن نے اس موقع پر کارکنوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ملک میں قادیانیت' عیسائیت اور یہودیت کی تہذیب کو فروغ دیا جارہا ہے۔ ہم پاکستان کے مذہبی تشخص کو مجروح کرنے کی ہر کوشش کا ڈٹ کر مقابلہ کریں گے۔ انہوں نے سابق نگران وزیراعظم معین قریشی کے بیان کی مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ان کی طرف سے توہین رسالت کی قانون میں ترمیم و دینی مدارس پر پابندی ایٹمی پروگرام پر کنٹرول کے حوالے سے خیالات کی بھرپور مذمت کی اور کہا کہ ملک میں قادیانیت نوازی اور دینی معاملات میں مداخلت قطعی برداشت نہیں کی جائے گی۔ بعد ازاں حضرت اقدس قائد جمعیت کی خواہش پر ان کی رہائش گاہ تشریف لے گئے وہاں پر کچھ دیر قیام فرمایا۔ اسلامیان پاکستان کے خلاف عالمی سازشوں کو بے نقاب کرنے کی ان کی جدوجہد کو بھرپور انداز میں سراہا اور ان کو خصوصی دعاؤں سے سرفراز فرمایا۔ اس کے بعد کندیاں تشریف لے گئے۔

مرزا طاہر کی پاکستانی شہریت منسوخ کی جائے' ملک و قوم کے خلاف ہذیان بکنے والا گوری اقلیت کا غلام ہے۔ کلیدی عہدے قادیانیوں سے واگزار کرائے جائیں'

حضرت مولانا محمد سعید لدھیانوی

کراچی (نمائندہ خصوصی) تمام مسائل کا حل اسلام کی بالادستی قائم کرنے میں مضمر ہے۔ قادیانی' اسلام کی ترویج واشاعت اور ترقی کے

ختم نبوۃ

خطرناک دشمن ہیں۔ قادیانی سربراہ گوری اقلیت (انگریز) کی گود میں بیٹھ کر' اسلام' ملک اور ملت کے خلاف ہذیان بک رہا ہے اور نت نئی سازشوں کے ذریعے ملک و قوم کے وقار کو مجروح کرنے میں شب وروز اکارت کررہا ہے۔ ملک عزیز پاکستان کے کلیدوں عہدوں پر قادیانی قابض ہیں حکومت پاکستان ملک و قوم دشمن عناصر کو کلیدوں عہدوں پر کیوں براجمان کرتی ہے۔ لہٰذا مرزا قادیانی کی ہذیان بکنے والی زبان بند کرنے کے ٹھوس اقدامات کئے جائیں اور حکومت پاکستان قادیانیوں کو تمام کلیدوں عہدوں سے برطرف کرکے قیام واستحکام پاکستان کے تقاضوں کو پورا کرے۔ یہ بات حضرت مولانا حافظ محمد سعید لدھیانوی نے جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ) میں لوگوں کے ایک بڑے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ علاوہ ازیں مولانا موصوف نے جمعۃ المبارک کے عظیم الشان اجتماع سے بھی خطاب فرمایا۔

حضرت اقدس نائب امیر مرکزیہ جناب سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری مدظلہ العالی کی دفتر ختم نبوت کراچی میں آمد پرجوش خیر مقدم اور واپسی

کراچی (نمائندہ خصوصی) حضرت اقدس نائب امیر مرکزیہ جناب سید نفیس الحسینی دامت برکاتہم اور ناظم اعلیٰ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم گزشتہ ہفتہ دفتر ختم نبوت کراچی میں تشریف لائے تو احباب ختم نبوت کراچی۔ جناب حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی صاحب' جناب حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خان صاحب' جناب مولانا حافظ محمد سعید لدھیانوی' حافظ عتیق الرحمٰن لدھیانوی' جناب محمد انور رانا' مولانا محمد اشرف کھوکھر' جناب جمال عبدالناصر' سید اظہر عظیم وقار' رانا عبدالستار اور دیگر کثیر تعداد احباب ختم نبوت نے ہر دو حضرات کی آمد پر ان کا پرجوش استقبال کیا۔ حضرت نائب امیر مرکزیہ دامت برکاتہم سابق نائب امیر مرکزیہ شہید ختم نبوت حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانویؒ کی نشست گاہ کو خالی دیکھ کر آبدیدہ ہوگئے اور انتہائی پرسوز انداز میں شہید ختم کے بلندی درجات کے لیے دعائیہ جملے کہے' تقریباً ایک گھنٹہ تک احباب ختم نبوت آپ کے فیوض وبرکات سے استفادہ کرتے رہے۔ آخر میں آپ نے پرسوز لمبی دعا خیر کی اور اپنے رفقائے سفر کے ساتھ واپس تشریف لے گئے۔ جبکہ ناظم اعلیٰ حضرت مولانا عزیزالرحمٰن جالندھری دامت برکاتہم نے مزید دو دن دفتر ختم نبوت میں قیام فرمایا اور بروز پیر شام کو بذریعہ زکریا ایکسپریس ملتان تشریف لے گئے۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر سکھر میں یوم احتجاج منایا گیا

سکھر (مولانا محمد حسین ناصر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کی اپیل پر جمعۃ المبارک کو یوم احتجاج منایا گیا۔ مساجد میں علماء کرام نے قراردادیں پاس کرائیں معین قریشی کی بیان کی بھرپور مذمت کی۔ جس میں اس نے توہین رسالت ﷺ کا قانون واپس لینے قادیانیوں کو مسلم قرار دینے میں سی ٹی بی ٹی پر دستخط کرنے کے بارے میں حکومت سے مطالبہ کیا کہ معین قریشی قادیانیوں اور یہودیوں کا ایجنٹ ہے اگر ایسے لوگوں کو لگام نہ دی گئی تو حالات کی ذمہ داری حکومت پر ہوگی۔ قاری خلیل احمد نے سخت احتجاج کرتے ہوئے کہا کہ معین قریشی غدار اسلام غدار قوم اور ملک ہے اسے فی الفور گرفتار کرکے قانون کے مطابق سزا دی جائے بصورت دیگر کوئی بھی مسلمان غازی علم الدین شہید یا حاجی مانکؒ کی یاد تازہ کرسکتا ہے۔ مولانا محمد مراد آغا سید محمد شاہ' مولانا محمد سلیم' قاری محمد حنیف' مولانا محمد حسین ناصر مبلغ ختم نبوت سکھر' قاری عبدالحفیظ ' مولانا محمد رمضان نعمانی' مولانا عبداللطیف اشرفی نے مطالبہ کیا کہ معین قریشی کا پاسپورٹ ضبط کرکے پاکستان میں داخل ہونے پر پابندی لگائی جائے۔ ایسا آدمی وزیراعظم تو در کنار ملک کا چپڑاسی بننے کے بھی قابل نہیں۔

قرارداد

جمعۃ المبارک کا یہ عظیم اجتماع اخبارات میں چھپنے والے معین قریشی کے اس بیان پر تشویش کا اظہار کرتا ہے۔ جس میں اس نے ناموس رسالت کا قانون واپس لینے اور قادیانوں کو مسلم قرار دینے اور دینی مدارس کو بند کرنے سی۔ ٹی۔ بی۔ ٹی پر دستخط کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ہم حکومت پاکستان سے مطالبہ کرتے ہیں کہ ایسے غدار اسلام' قوم' وطن کا پاکستان میں داخلہ بند کیا جائے۔ ان کی اس ہرزہ سرائی پر قانون کے مطابق ایکشن لیا جائے اگر اس پر ایکشن نہ لیا گیا تو ہمیں اندیشہ ہے کہ غیور مسلمانوں میں اشتعال پھیل جائے گا اور امن وامان کا مسئلہ پیدا ہوجائے۔ حکومت پاکستان کو چاہیے کہ ایسے لوگوں کی کارروائیوں پر کڑی نگاہ رکھی جائے۔

قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے موثر اقدامات کئے جائیں' عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت' فیصل آباد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات مولانا فقیر محمد نے حکومت سے مطالبہ کیا ہے کہ قادیانیوں کی بڑھتی ہوئی اشتعال انگیز سرگرمیوں کی روک تھام کے لیے موثر اقدامات کئے جائیں اور تخت ہزارہ اور موضع گھنالیاں سیالکوٹ کے سانحہ کی اعلیٰ سطح پر

تحقیقات کرائی جائے۔ قادیانیوں کی دہشت گردی کے خاتمہ کے لیے موثر کارروائی کی جائے اور قادیانی جماعت چناب نگر کو 29 مئی 1974ء جیسے واقعات پیدا کرنے اور ملک میں بدامنی اور لاقانونیت کو فروغ دینے پر سخت کارروائی کی جائے۔ انھوں نے کہا قادیانی جماعت کا سربراہ مرزا طاہر غیر مسلم اور مقامی جماعت کے لوگ ملک میں گڑبڑ پھیلا کر آئین توڑنے کی سازش کرتے رہتے ہیں۔ جبکہ گزشتہ سال جون میں چک نمبر 18 بھوڑو ضلع شیخوپورہ میں قادیانی تبلیغ پر فساد پھیلایا تھا اور فائرنگ کر کے کئی مسلمان زخمی کر دیئے تھے اور ایک بوڑھا قادیانی خود فائرنگ سے ہلاک کر کے دہشت گردی کا مظاہرہ کیا تھا اور تمام مسلمانوں پر عرصہ حیات تنگ کر دیا تھا اور چند روز قبل نارووال سیالکوٹ کے نزد موضع گھٹیالیاں میں قادیانیوں کی عبادت گاہ پر حملے میں بھی خود قادیانی ملوث بتائے جاتے ہیں اور تخت ہزارہ کا حالیہ واقعہ بھی قادیانیوں کی کھلی دہشت گردی ہے کہ ایک عالم دین کو عبادت گاہ میں لے جا کر اتنا تشدد کیا کہ اس کے موت کی افواہ پھیل گئی قادیانی عبادت گاہ مسلمانوں کے خلاف سازش کے لیے استعمال کرتے ہیں۔

برج بابل کی اراضی مہنگے داموں خرید کر قادیانی مرگھٹ بنانے پر پابندی عائد کی جائے۔ ختم نبوت فیصل آباد

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات فیصل آباد مولانا فقیر محمد نے گورنر پنجاب اور ڈپٹی کمشنر جھنگ سے مطالبہ کیا ہے کہ چناب نگر کے نزدیک چک برج بابل میں قادیانی جماعت چناب نگر کی طرف سے نام نہاد دوسرا قادیانی مرگھٹ بہشتی مقبرہ بنانے پر پابندی لگائی جائے اور برج بابل موضع کی اراضی ایک لاکھ روپیہ کنال خرید کرنے اور خفیہ دولت کی تحقیقات کرائی جائے۔ انھوں نے کہا کہ چناب نگر سابقہ ربوہ کی ایک ہزار پانچ ایکڑ اراضی جس پر مکانات اور کوٹھیاں قادیانی جماعت نے تعمیر کر رکھی ہیں۔ ایک آنہ مرلہ 1948ء میں انگریز گورنر پنجاب نے قادیانی جماعت کو دی تھی جس کی قیمت اب ایک لاکھ روپیہ فی مرلہ ہے جبکہ قادیانی جماعت کے پاس اربوں روپے کا خفیہ فنڈ ہے۔ جس سے سابقہ ربوہ کے اردگرد کے دیہات کی تمام زمینیں خرید رکھی ہیں۔ اب برج بابل کی اراضی 9 لاکھ روپے فی ایکڑ خریدی جا رہی ہے۔ قادیانی جماعت کا چار پانچ کروڑ روپے کی اراضی خریدنے کا پروگرام ہے۔ قادیانی جماعت کے انجمن احمدیہ' تحریک جدید' تحریک وقف جدید دیگر کروڑوں اربوں کے فنڈز ہیں حکومت اس بات کی انکوائری کرائے کہ قادیانی جماعت کو خفیہ فنڈز کہاں سے آتا ہے۔

معین قریشی قادیانی نواز' ناپسندیدہ شخصیت کی شرائط کو مسترد کرتے ہوئے ملک بدر کیا جائے' چیف ایگزیکٹو سے مطالبہ

فیصل آباد (نمائندہ خصوصی) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکریٹری اطلاعات فیصل آباد مولوی فقیر محمد نے قادیانیوں کے ایجنٹ اور امریکی پٹھو سابق نااہل ناتجربہ کار نگران وزیراعظم معین قریشی قادیانی نواز کی پانچ شرائط پیش کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے چیف ایگزیکٹو پاکستان جنرل پرویز مشرف سے مطالبہ کیا ہے کہ اسلام اور ملک دشمن معین قریشی کو ناپسندیدہ شخصیت قرار دے کر ملک بدر کیا جائے' انھوں نے کہا کہ گزشتہ دور میں تین ماہ کے لیے جب اس قادیانی نواز کو نگران وزیراعظم مقرر کیا گیا تھا تو اس نے ٹیکسوں میں اضافہ کر کے غریبوں کو انتہائی مہنگائی سے دوچار کر دیا تھا اور قادیانیوں کو کئی مراعات دی تھیں۔ اب جبکہ قادیانیوں کا سرپرست بن کر اس شخص نے جو شرائط پیش کی ہیں وہ کھلی ہوئی اسلام اور ملک دشمنی ہے جو کہ امریکہ کا ایجنڈا ہے۔ اس شخص کے لیے پاکستان میں کوئی جگہ نہیں ہے جبکہ معین قریشی نے جو شرائط پیش کی ہیں وہ مرزا طاہر قادیانی بھگوڑہ مقیم لندن اور اس کے بھائی ایم ایم احمد قادیانی غیر مسلم مقیم امریکہ کی تیار کردہ ہیں۔ انھوں نے کہا کہ دنیا کی کوئی طاقت توہین رسالت قانون اور قادیانیوں کے بارے میں ترمیم کی جرات نہیں ہو سکتی ہے۔

عالم دین مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ کو خراج عقیدت

اوکاڑہ (پ ر) عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اوکاڑہ کے مبلغ مولانا عبدالرزاق نے کارکنوں' علماء سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ مولانا محمد امین صفدر اوکاڑوی پاکستان ہی نہیں' عالم اسلام کی بے مثال علمی شخصیت تھے۔ ان کی نماز جنازہ نواحی قصبہ چک نمبر 55 ۔ٹو۔ ایل میں ادا کی گئی ہزاروں کی تعداد میں علماء کرام طلباء نے کراچی' لاہور' سرگودھا' قصور' چیچہ وطنی' اندرون سندھ' ملتان' پشاور' فیصل آباد' شجاع آباد' ساہیوال کے علاوہ دیگر کئی شہروں سے قافلوں کی صورت میں جنازہ میں شرکت کی سعادت حاصل کی ان کی وفات سے پر نہ ہونے والا خلا پیدا ہو گیا ہے۔ قائدین ختم نبوت حضرت مولانا خواجہ خان محمد دامت برکاتہم' مولانا سید نفیس الحسینی' مولانا عزیز الرحمن جالندھری' سید امیر حسین شاہ گیلانی' مولانا غلام محمد انور' مولانا قاری الیاس' مفتی غلام مصطفیٰ' مولانا عبدالاحد' قاری محمد افضل' مولانا عبدالمنان عثمانی' مفتی عطاء اللہ صاحب کے علاوہ سینکڑوں شہریوں نے شرکت کی۔ مولانا عبدالرزاق شجاع آبادی نے کہا کہ مولانا مرحوم نے اپنی زندگی اسلام کی سربلندی میں صرف کر دی۔ اللہ رب العزت مولانا مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ (آمین)

مرزا قادیانی

ڈاکو تھا لٹیرا تھا نبوت کا وہ دجال
تھا منکر جہاد وہ موذی سکا تھا نعرہ
غدار تھا اسلام کا انگریز کا دلال
دیں کیلئے حرام ہے اب جنگ و قتال
(عبدالحلیم احقر اچھڑیاں مانسہرہ)

بقیہ: اداریہ

حضرت مولانا لقمان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ کی رحلت

امیر شریعت سید عطاً اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے تربیت یافتہ، مجلس احرار اسلام اور عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما، جمعیت علماً اسلام کے قائد، مولانا مفتی محمودؒ، حضرت مولانا غلام غوث ہزارویؒ کے قافلہ کے عظیم سپاہی، مولانا فضل الرحمٰن کے سب سے بڑے موید اور مداح، جمعیت علماً اسلام کے کارکنوں کے محبوب و مرجع حضرت مولانا لقمان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ بروز بدھ اس دار فانی سے دار بقا کی طرف تشریف لے گئے اور جمعیت علماً اسلام اور اس کے کارکنوں کو ایسے صدمہ سے دوچار کر گئے جو عرصہ دراز تک نہیں بھلایا جا سکے گا حضرت مولانا لقمان علی پوری رحمۃ اللہ علیہ اس دور کی ان اولوالعزم شخصیات میں سے تھے جنہوں نے اپنی زندگی دین اسلام کی اشاعت کیلئے وقف کی ہوئی تھی۔ اسلام کے غلبہ اور دین کے نفاذ اور عقیدۂ ختم نبوت کے جذبات ان کے دل میں کوٹ کوٹ کر بھرے ہوئے تھے، ان کی زندگی کا ایک ایک لمحہ دین کی خدمت سے عبارت تھا۔ جرأت و شجاعت اللہ تعالیٰ کی طرف سے ان کو ودیعت تھی اس لئے ہر ظالم حکمراں کو للکارتے رہے۔ ادھر جو جیل سے باہر آتے ادھر کلمہ حق بلند کرتے اور دوبارہ اسیر کر دیے جاتے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت اور جمعیت علماً اسلام یہ دو پلیٹ فارم ان کے زندگی کے محور تھے، کٹھن حالات میں انہوں نے کبھی مصلحت پسندی سے کام نہیں لیا اور ہر آمر کے خلاف اسلام عزائم کو خاک میں ملا کر جمعیت علماً اسلام کے موقف کی اشاعت کرتے رہے۔ مولانا مفتی محمود رحمۃ اللہ علیہ کی ذات سے ان کو حد درجہ عقیدت تھی۔ آپؒ کی وفات کے بعد اپنی زندگی کا محور مولانا فضل الرحمٰن کی حمایت و نصرت اور تائید اور جمعیت علماً اسلام کی ترقی کو اپنی زندگی کا مشن بنا لیا تھا۔ فرمایا کرتے تھے کہ "مسلک حقہ دیوبند سے وابستہ کوئی فرد جمعیت علماً اسلام سے الگ نہیں ہو سکتا اور نہ جمعیت کا راستہ ترک کر سکتا ہے۔" آخری لمحہ تک تقریر کے ذریعہ دین کی خدمت کرتے رہے۔ ایک تقریر کے دوران تکلیف ہوئی اور اس طرح جادۂ حق کا مسافر ابدی سکون کی طرف روانہ ہو گیا۔ آخری وقت میں وصیت بھی کی تو اپنی ذاتی زمین کو جمعیت علماً اسلام اور مجلس تحفظ ختم نبوت کیلئے وقف کر کے قیامت تک ان دونوں جماعت سے وابستگی کی مہر لگا دی، حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری کی پوری زندگی اس کی متقاضی ہے کہ ایک بڑی سوانح مرتب کی جائے۔ یہ جمعیت علماً اسلام والوں پر قرضہ ہے۔ امیر مرکزیہ حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب دامت برکاتہم، حضرت سید نفیس شاہ صاحب دامت برکاتہم، حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری مدظلہ، حضرت مولانا بشیر احمد، حضرت مولانا اللہ وسایا، حضرت مولانا محمد اکرم طوفانی، حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، حضرت مولانا نذیر احمد تونسوی اور ختم نبوت اور جمعیت علماً اسلام کا ایک ایک فرد ان کی وفات پر غمزدہ ہے۔ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین۔ حضرت مولانا محمد لقمان علی پوری کامیاب ہو کر حضرت مولانا ہوریؒ، مولانا مفتی محمودؒ، مولانا غلام غوث ہزارویؒ اور امیر شریعت سید عطاً اللہ شاہ بخاری رحمۃ اللہ علیہ کے پاس خوش و خرم مزے لوٹ رہے ہوں گے۔ واقعی کسی نے خوب کہا ہے کہ ؎

کون کہتا ہے کہ ہم مر جائیں گے
ہم تو دریا ہیں سمندر میں اتر جائیں گے

قارئین ختم نبوت متوجہ ہوں!

جو احباب ہفت روزہ "ختم نبوت" کے باقاعدہ طور پر قاری ہیں، ان کے نام کچھ بقایا جات واجب الادا ہیں۔ ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ تمام احباب کو ریمائنڈر ارسال کئے جا چکے ہیں، جلد از جلد ادائیگی کر دیں اور زر تعاون ارسال کرتے وقت خریداری نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ منی آرڈر، ڈرافٹ، چیک وغیرہ بنام ہفت روزہ "ختم نبوت" پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ کراچی کے پتہ پر ارسال کریں شکریہ.......... (ادارہ)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کے حصول کیلئے

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

کے درج ذیل منصوبوں میں تعاون فرمائیں

اندرون ملک و بیرون ملک تبلیغی مشن اور مراکز کا قیام

پوری دنیا میں معلمین کی تبلیغی سرگرمیاں اور قادیانیت کے سدباب کیلئے کوششیں

اندرون ملک اور بیرون ملک مدارس اور مکاتیب قرآن کا مربوط نظام،

اعلیٰ عدالتوں میں قادیانیت اور ردقادیانیت کے موضوعات پر مقدمات میں مسلمانوں کی پیروی

اندرون ملک و بیرون ملک ختم نبوت کانفرنسوں اور سیمیناروں کا اہتمام

ہفت روزہ ختم نبوت کے ذریعے تبلیغی سرگرمیاں،

چناب نگر ربوہ میں مساجد اور دارالمبلغین کا قیام

انٹرنیٹ کے ذریعے قادیانیت کے پروپیگنڈوں کا جواب،

ردقادیانیت، نزول مسیح اور دیگر اہم موضوعات پر سینکڑوں کتابوں کی تصانیف و تقسیم،

ان تمام منصوبوں اور عقیدہ کے تحفظ اور قادیانیت کی ارتدادی سرگرمیوں سے مسلمانوں کو بچانے کیلئے عطیات، زکوٰۃ، صدقات فطرہ کی رقوم سے بھرپور تعاون فرمائیں

شیخ المشائخ مولانا خواجہ خان محمد صاحب
امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت پاکستان

حضرت مولانا سید نفیس شاہ الحسینی
نائب امیر مرکزیہ

حضرت مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری
مرکزی ناظم اعلیٰ

ترسیل زر کے پتے

مرکزی دفتر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، حضوری باغ روڈ ملتان فون نمبر: 514122
اکاؤنٹ نمبر 3464 UBL حرم گیٹ برانچ ملتان، پنجاب بینک 310 - 7734 NBL حسین آگاہی ملتان

دفتر ختم نبوت، پرانی نمائش، ایم اے جناح روڈ، کراچی فون 7780337-7780340
اکاؤنٹ نمبر 9-487 NBL نمائش برانچ - 927 ABL بنوری ٹاؤن برانچ، کراچی

ختم نبوت سینٹر 35-STOCKWELL GREEEN LONDON.SW9. 9HZ. U.K. PHONE: 0171-737-8199.